کہیں جگنوؤں کی قطار میں
فاخرہ جبیں

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کہیں جگنوؤں کی قطار میں

فاخرہ جبیں

کتابی شکل: پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

پاکستانی پوائنٹ کوئی تجارتی ویب سائٹ نہیں ہے یہاں پر موجود تمام ناولز بالکل مفت ہیں۔اس مشن کا مقصد صرف اردو ادب کی خدمت کرنا ہے تاکہ وہ لوگ جو وطن سے دور ہیں اور اردو کتب حاصل نہیں کر سکتے، وہ یہاں سے ڈائونلوڈ کر لیں۔اگر آپ اردو لکھنا جانتے ہیں تو آپ بھی روز کا ایک صفحہ کمپوز کر کے اس مشن کا حصہ بن سکتے ہیں۔مزید معلومات کے لئے، سُپر موڈز: روشنی، بسمہ، حسیب یا مینجمنٹ وقار سے رابطہ کریں،

شکریہ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ہو گندکاں توڑ دیئے مٹیارے

ہو نئیں جان دی

ہو توں نئیں جان دی

"بڑی مستقل مزاج ہے یہ مٹیار۔۔۔۔ پچھلے ایک گھنٹے سے مسلسل گندلاں توڑ رہی ہے۔۔۔۔"دوپٹے سکے گرد کروشیے سے بیل بناتی نازنین نے ذرا ذرا کی نظریں اٹھا کر سمیع الحسن کو دیکھا جو بیٹ پر اسٹکر لگاتے ہوئے کتنی ہی دیر سے ان جملوں کی گردان کئے جا رہا تھا۔

ہو گندکاں توڑ دیئے مٹیارے

ہو نئیں جان دی

ہو توں نئیں جان دی

ہو توں نئیں۔۔۔ہائے۔۔۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ایسی المناک "ہائے" پر آکر۔۔۔تان ٹوٹی تھی کہ

نازنین کے ہاتھ سے کروشیا اور مینا آپی کے ہاتھ سے "گڈو" پھسلتے پھسلتے بچا تھا۔ مہرین اپنے ماسک زدہ چہرے کے ساتھ بیڈ روم کی کھڑکی سے باہر کو امڈ آئی تھی۔ شہزادی سناور ریلنگ پر آدھی سے زیادہ نیچے لٹک گئی تھی۔ (حقیقت معلوم کرنے کو) اور راکی پچھلے باغ سے اس "ہائے" کا پس منظر معلوم کرنے کو بھاگا چلا آرہا تھا۔

"اف۔۔۔امی حضور۔۔۔! یہ کیا ظلم کر ڈالا آپ نے۔۔۔" صبی نے تماش بینوں کو پوری طرح لطف اندوز ہوتے دیکھ کر کمر سہلانے کا ارادہ موقوف کرتے ہوئے نہایت دردناک آواز میں امی سے شکوہ کر ڈالا تھا۔

"بالکل ٹھیک کیا امی نے۔۔۔کوئی ایک آدمی گا رہا ہو تو انسان برداشت بھی کر لے مگر صبی! تم تو پورے محلے کو ساتھ لے کر گاتے ہو اور وہ بھی اتنا بے سرا کہ اطراف میں بسنے والے گدھے کو اور کوے اپنی سماعتوں سے محروم ہو جانے کی دعا کرتے ہیں۔۔۔" مہرین کی اس سے کبھی نہیں بنی تھی۔

"اتنا تو مجھے معلوم ہے کہ تم سماعتوں سے محرومی کی دعا مانگتی ہو مگر یہ علم نہیں کہ تمہارا شمار اول الذکر میں ہوتا ہے یا مؤخر الذکر میں۔۔۔لیکن اس بات پر بھی بحث بعد میں ہو گی، فی الحال تو تم اپنی شکل گم کرو۔۔۔ قسم سے ہزاروں سال پرانی "ممی" لگ رہی ہو اس وقت۔" وہ مہرین پر چوٹ کرنے کے بعد دوبارہ امی کی طرف پلٹا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"بتایئے ناں امی حضور۔۔۔! آخر کس جنم کا بدلہ لیا ہے آپ نے ہم سے؟ کیا آپ کو ہم پہ ذرا سا بھی ترس نہیں آیا۔۔۔؟ اگر ایسا بھاری ہاتھ "ہاتھی" کو بھی پڑ جاتا تو وہ بھی لڑھکتا ہوا کوسوں دور جا گرتا۔ قسم لے لیجئے، ابھی تک سنسناہٹیں ہو رہی ہیں پورے جسم میں۔۔۔آخر ہم نے ایسا کیا قصور کر دیا تھا؟ بتایئے امی حضور۔۔۔بتایئے ورنہ ہم ابھی اپنی جان دے دیں گے۔۔۔"

صبی پوری قوت سے ان کے دونوں ہاتھ پکڑے کہہ رہا تھا، مبادا اس دوران وہ دوبارہ اس کی کمر کا مزاج نہ پوچھ جائیں۔۔۔مگر قصور "امی حضور" کا بھی کہاں تھا۔ کوئی پانچویں مرتبہ انہوں نے مینا سے بات کرنے کے لیے منہ کھولا تھا اور پانچوں مرتبہ ہی اس "کم علم مٹیار" نے ان کا منہ بند کروایا تھا اور منہ بند ہوتے ہی اگر ان کے ہاتھ کھل گئے تھے تو اس میں تعجب کیا تھا۔

"ہزار دفعہ کہا ہے کہ بے آپس میں بات کر رہے ہوں تو تمیز سے بھیٹا کرو۔۔۔مگر مجال ہے جو تم پہ کسی بات کا ذرا سا بھی اثر ہو۔۔۔کہنے کو نواب خاندان سے تعلق رکھتے ہو مگر حرکتیں گھسیاروں جیسی ہیں تمہاری۔۔۔" امی کا نوابی خون جوش می آرہا تھا۔

"میرا خیال ہے "گھسیاروں" کی جگہ "میراثیوں" کا لفظ مناسب رہے گا۔۔۔" راکی نے بڑے ادب سے تصحیح کی تھی جواباً صبی کا بیٹ اس کے تخنے پر آپڑا تھا۔

"شرم نہیں آتی تمہیں مالکوں کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے۔۔۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اف۔۔۔میری مجال کہاں کہ میں اپ کی شان میں گستاخی کروں۔۔۔"وہ ٹخنہ سہلاتے ہوئے منمنایا تھا۔

"بیٹ ٹخنے پر لگا ہے مگر چوٹ غالباً دماغ پر آئی ہے۔۔۔"صبی بڑبڑاتے ہوئے سیدھا ہو گیا تھا۔

"مسز فرقان نے تو ڈیپ فریزر خرید لیا ہے۔۔۔"مینا آپی امی کو بتا رہی تھیں۔

"کیوں۔۔۔؟کوئی خاص وجہ۔۔۔؟"صبی کو مینا آپی کے لہجے نے چونکا دیا تھا۔

"ہاں بھئی۔۔۔بقر عید جو آ رہی ہے۔۔۔"

"تو کیا بقر عید پر وہ دیپ فریزر کی قربانی کریں گی۔۔۔"

صبی کی حیرت بجا تھی۔

"جی نہیں۔۔۔ڈیپ فریزر میں بیٹھ کر عید منائیں گی۔۔۔"راکی نے وضاحت کی مگر امی کی شعلہ بار نظروں نے دونوں کو یک لخت خاموش کروا دیا تھا۔

"اور ہاں امی! مسز فرقان،اس دفعہ دو قربانیاں کر رہی

ہیں۔۔۔"مینا آپی نے امی کو نئی اطلاع دی تھی۔

"ایک تو مسٹر فرقان کی اور دوسری۔۔۔؟"صبی کا لہجہ سوالیہ اور انداز شرارتی تھا۔

"راکی۔۔۔!"صبر کا پیمانہ لبریز ہوتے ہی امی نے راکی کو پکارا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اٹھاؤ اسے یہاں سے۔۔۔"انہوں نے صبی کی طرف اس انداز سے اشارہ کیا تھا گویا کچرا اٹھانے کو کہہ رہی ہوں۔

"مگر امی حضور۔۔۔!"صبی ایک دم گڑبڑا گیا تھا مگر اگلے ہی لمحے راکی کے بازو اسے پوری طرح اپنے شکنجے میں لے چکے تھے۔

"امی حضور! رحم کیجئے۔۔۔خدارا رحم کیجیئے۔۔۔"!

صبی بلبلا رہا تھا مگر راکی اس کی احتجاج کرتی ٹانگوں اور فلک شگاف نعروں سے بے پرواہو کر اسے اندر لے گیا تھا حتی کہ اس نے سبی کے دونوں ہاتھوں کو بھی پوری طرح نظر انداز کر دیا تھا جنہوں نے اس کے بالوں کو بری طرح جکڑ رکھا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

معلوم نہیں اس خط کا متن کیا تھا کہ جس کو پڑھتے ہی امی کو ان کے ہر کام میں کیڑے نظر آنے لگے تھے۔

"دیکھو ذرا اس مہرین کو۔۔۔بالکل اونٹوں کی طرح چلتی ہے۔۔۔"امی نے مینا آپی کو مہرین کی طرف متوجہ کیا تھا جو ابھی دو،دو سیڑھیاں پھلانگتی چھت سے نیچے آئی تھی۔

"مہرین! یہ کوئی طریقہ ہے چلنے کا۔۔۔خبردار جو آج کے بعد میں نے تمہیں یوں کدکڑے لگاتے دیکھا۔۔۔لڑکیوں کی طرح سہج سہج کر چلنا سیکھو۔۔۔یوں جیسے پانی پہ پاؤں دھرتے ہوں۔۔۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"لیکن امی۔۔۔! پانی پہ پاؤں دھرنے سے تو پھسلنے کا خطرہ ہوتا ہے۔۔۔" مہرین کی معصومیت پر امی جل کر رہ گئی تھیں۔

جبکہ شناور کی شامت دوپہر کے کھانے پر آئی تھی۔

"یہ روٹی تم نے بنائی ہے۔۔۔ کنارے کہیں سے

کچے ہیں تو کہیں سے موٹے۔۔۔ آج سے ناول، ڈرامے سب بند، ۔۔۔ پہلے دھنگ سے کھانا پکانا سیکھو۔۔۔ اور ہاں یہ بالوں میں کبھی کبھار تیل ہی ڈال لیا کرو۔۔۔ کیسے اجڑے اجڑے لگ رہے ہیں۔۔۔: ان کی نگاہ بات کرتے کرتے سناور کے شولڈر کٹ نرم بالوں پر جا پڑی تو جھٹ سے موضوع بھی بدل گیا تھا۔ صبیح الحسن کے باقاعدہ کان پکڑوا کر اسے ہدایت کی گئی کہ آج کے بعد اگر اس نے کوئی بے سرا راگ الاپنے کی کوشش کی تو نتائج کی ذمہ داری خود اسی پر ہو گی۔۔۔

"نازنین! حد ہو گئی بھئی، اس طرح حلق پھاڑ کر ہنستی ہو کہ ایک پوری گیند تمہارے منہ میں سما سکتی ہے۔ خبردار جو آج کے بعد میں نے تمہارا یہ جناتی قسم کا قہقہہ سنا۔"

"اور یہ "آج کے بعد" کی وارننگ کچھ ایسی شدت اختیار کر گئی تھی کہ لڑکیاں بے اختیار چیخ اٹھی تھیں۔

"آخر کیا ہونے والا ہے آج کے بعد۔۔۔؟" اور جواباً مینا آپی نے بڑے اطمینان سے انہیں بتایا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"چند دن بعد نواب احسان یہاں تشریف لا رہے ہیں، اس لئے امی کی خواہش ہے کہ "آج کے بعد" ہر فرد حسبِ ضرورت اپنی حرکات و سکنات پر غور کر لے تاکہ نواب احسان پر اچھا امپریشن پڑ سکے۔"

"لیکن نواب احسان ہیں کون۔۔۔؟ کہاں سے آ رہے ہیں۔۔۔؟ کیوں آ رہے ہیں۔۔۔؟"

سوالات کی بوچھاڑ نے مینا آپی کو اچھا خاصا جھنجھلا دیا تھا سو پہلے گدو کو نازنین کی گود میں پٹخا، ٹھنڈی ٹھار چائے کا کپ منہ سے لگا کر غٹا غٹ چڑھایا جو را کی کئی منٹ پہلے انہیں دے کر گیا تھا، پھر مہرین اور سناور کو بیڈ پہ ادھر ادھر لڑھکا کر اپنے لیے جگہ بنائی اور شروع ہو گئیں۔

"نواب حسان ہمارے دادا جان کی پھوپھی زاد بہن کے جٹھانی کے نواسے ہیں۔۔۔ ان کی والدہ ایک عرصے سے خالص "نوابی خاندان" کی تلاش میں تھیں۔۔۔ جہاں وہ اپنے لائق فائق بیٹے کی شادی کر سکیں۔ اتفاق سے ایک تقریب میں ان کی ملاقات دادا جان سے ہو

گئی۔ اور اتفاق ہی سے اس وقت دادا اپنے فل نوابی لباس اور نوابی موڈ میں تھے۔ نتیجتاً نواب حسان کی والدہ نے فوراً ہی دلی خواہش کا اظہار کیا تھا اور اب وہ نواب احسان بذاتِ خود یہاں آ رہے ہیں، شہزادی سناور کو دیکھنے کے لیے۔۔۔"

"کیا۔۔۔؟" نازنین اور مہرین چلا اٹھی تھیں جبکہ سناور "صمم بکم" کی تفسیر بن گئی تھی۔

"دادا نے انہیں یہاں آنے کی اجازت دے دی۔۔۔؟"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ہاں تو اور کیا۔۔۔؟" بھئی وہ ایکیسویں سدی کے دداہیں۔۔۔۔"

"ان کا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔۔۔؟" سناور کے حواس کچھ دیر بعد ہی قابو میں آئے۔

"دداکا۔۔۔؟"

"جی نہیں۔۔۔اس نواب حسان کا۔۔۔" نازنین اور مہرین کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ سناور کو خواہ مخواہ چڑائے دے رہی تھی۔

"اس میں دماغ خراب ہونے والی کون سی بات ہے۔۔۔آج کل تو لڑکے، لڑکیاں شادی سے پہلے ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں، بات چیت کرتے ہیں، ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش کرتے اور تب کہیں جا کر شادی کا فیصلہ کرتے ہیں۔۔۔" مینا آپی بے نیازی سے کہہ رہی تھیں۔

"لیکن میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں۔۔۔اور دادا کو بھی نواب حسان کو اس مقصد کے لیے یہاں آنے کی اجازت نہیں دینی چاہئیے تھی۔۔۔" سناور کا موڈ بری طرح بگڑ گیا تھا۔

"افوہ بھئی۔۔۔وہ تمہیں اغوا کرنے نہیں آرہے۔۔۔ایک نظر دیکھیں گے اور بس۔۔۔"

"اور اگر ایک نظر دیکھنے کے بعد انہوں نے مجھے ریجیکٹ کر دیا تو۔۔۔؟" سناور کے غصیلے لہجے پر انہوں نے بنظر غائر اس کے سراپے کو دیکھا تھا۔

"اول تو ایسا ہو گا نہیں۔۔۔دوسرے یہ کہ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ریجیکٹ کرنے کا حق تمہیں بھی حاصل ہے۔ تمہیں پسند نہ آئیں تو بے شک تم انکار کر دینا۔۔۔" مینا آپی اس کے تمام اعتراضات کو رد کرتے ہوئے گڈو کو گود میں لیے باہر چلی گئی تھیں۔

"بھئی، یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔۔۔" سناور ان کے پیچھے بڑبڑاتے ہوئے جلی بھنی بھیٹی تھی۔ مدد طلب نظروں سے نازنین اور مہین کی طرف دیکھا تو ان کی دبی دبی ہنسی نے اسے مزید روہانسا کر دیا تھا۔

"باھڑ میں جاؤ تم لوگ۔۔۔اسے اور کچھ نہیں سوجھا تو تکیے میں منہ دے کر لیٹ گئی تھی۔

☆☆☆

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کمرے کے دروازے پر اور کھڑکیوں پر حریری پردے سرسرا رہے تھے۔ لکڑی کا قدیم طرز کا جہازی سائز پلنگ کمرے کے دائیں دیوار کے ساتھ لگا دیا گیا تھا جو غالباً دادی مرحومہ کے جہیز کا تھا۔ منقش پایوں والی کرسی، میز، ایرانی قالین، گاؤ تکیے، دادا کی ذاتی بندوق جو بڑی شان کے استھ سامنے والی دیوار پر آویزاں تھی۔ اس کے علاوہ دادا کے ذاتی بکسے سے نکلے ہوئے چند ڈیکوریشن پیس تھے، جنہوں نے کمرے کی فضا کو مزید "نوابی" بنا دیا تھا۔

"اور ابھی یہ "تھوڑا بہت" ہے۔۔۔" راکی نے صبی کے کانوں میں سرگوشی کی تھی۔

"میرا خیال ہے، تھوڑا کاٹ کر "بہت" رہنے دیتے ہیں۔۔۔" صبی نے جوابی سرگوشی کی تھی جو شامتِ اعمال دادا کے کانوں تک پہنچ گئی تھی اور پھر جو دادا بولنا شروع ہوئے تو ان دونوں کو نہ صرف نواب خاندان کی اقدار اور روایات کے بارے میں ایک طویل لیکچر سننا پڑا بلکہ ان اقدار کی بتدریج محرومی پر دادا کے ساتھ مل کر رونا بھی پڑا۔

"اب کیا بتائیں تمہیں۔۔۔ جب ہم نواب حسان کو ایک نظر دیکھنے ان کے گھر گئے تھے تو یوں لگ رہا تھا جیسے ریاست میں ابھی بھی ان ہی کی حکمرانی ہے۔۔۔ بیسویں ملازم آجا رہے تھے۔ سرِ شام ہی دیوان خانے میں چراغ جلائے جا رہے ہیں اور تو اور کھانا بھی سینی میں لگا کر سرپوش سے ڈھک کر پیش کیا گیا تھا۔۔۔۔ یہ سب تو ایک طرف۔۔۔ گفتگو میں ایسا سلیقہ اور اندازِ نشست و برخاست میں ایسا رکھ رکھاؤ کہ واہ، سبحان اللہ۔۔۔ انہیں دیکھ کر اس بات پر بے اختیار یقین آنے لگا تھا کہ دنیا میں ابھی بھی کچھ ایسے لوگ موجود ہیں

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

جو خاندانی روایات سے ہٹ کو زندگی گزارنا گناہ سمجھتے ہی اور سچی بات تو یہ۔۔۔ کہ ہمیں تو شہزادی سناور کی قسمت پر رشک آتا ہے ورنہ آج کل ایسے خاندانی نواب کہاں۔۔۔؟ ہاں البتہ کاغذی نواب بہت۔۔۔"

دادا اس نواب خاندان سے کس حد تک متاثر تھے۔ اس کا اندازہ انہیں اس وقت ہوا جب دادا نے اپنی سیاہ شیروانی بکس سے نکال کر ڈرائی کلین کروانے کو بھجوائی۔ یہ اور بات کہ ڈرائی کلین کروانے کے بعد جب انہوں نے شیروانی پہنی اور راکی کو سامنے کے بٹن بند کرنے کا حکم ملا تو حکم کی تعمیل میں اسے دانتوں پسینہ آگیا تھا۔

:افوہ بھئی۔۔۔ ادھر سے کھینچو ناں۔۔۔ ہاں ہاں۔۔۔ تھوڑا زور لگاؤ۔۔۔ اچھا چلو یوں کرتے ہیں۔۔۔ میں اپنا پیٹ سکیڑتا ہوں۔ تم فوراً بٹن بند کر دینا۔۔۔ ہاں بھئی، یہ ہوئی نا بات۔۔۔"

دادا شیروانی میں پوری طرح پیک ہو جانے پر خاصے مسرور دکھائی دے رہے تھے لیکن جب اس حلیے میں وہ اپنے کمرے سے برآمد ہوئے تو صبی نے انہیں دیکھتے ہی ایک ٹانگ پر ناچنا شروع کر دیا۔

دادا جی کی توند تو دیکھو

جیسے تیل کا مٹکا کوئی

دیکھنے میں تو یوں لگتا ہے

دفن ہے اس میں بکرا ہوئی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اور اس بے تکے راگ کو سنتے ہی دد انے جہاں اسے بے بھاؤ کی سنائی تھی وہاں یہ اعلان بھی فرما دیا تھا کہ انہیں دد اجیسا کن ٹٹا لفظ ہر گز پسند نہیں لہٰذہ آج سے انہیں "دادا حضور" کہہ کر پکارا جائے۔

امی نے دادا حضور کی تیاریوں کا یہ عالم دیکھا تو جھٹ سے دادی مرحومہ کا غرارہ نکال کر کلف لگنے کو دے چھوڑا۔۔۔چاندی کا پاندان جو انہوں نے اپنی ساس کی نشانی کے طور پر سنبھال رکھا تھا، اسے صاف کروا کر نیا نکور کرنے کے بعد تخت کے اوپر اور اگالدان تخت کے نیچے رکھوا دیا۔

"ارے نازنین! ذرا اسٹور روم میں ڈھونڈو تو سہی، ہو سکتا ہے آفتابہ اور چلمچی بھی مل جائے۔۔۔" انہوں نے بہت عجلت میں نازنین کو ہدایت دی تھی۔

"ہائیں آفتاب بھائی کا اسٹور میں کیا کام۔۔۔اور اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ آپ ان کی چہیتی بیوی کو "چمچی" کہہ رہی ہیں تو وہ کتنا برا محسوس کریں گے۔۔۔"

"اف۔۔۔یہ میری اولاد۔۔۔" وہ سر پر ہاتھ مار کر رہ گئیں۔ پھر آفتابہ اور چلمچی کو بھول کر راکی کو بازار بھیج کر چھالیہ، زردہ، کتھا، چونا، الائچی منگوائی تاکہ پان کا مسالہ پورا ہو سکے۔ اس کام سے فراغت پاتے ہی انہوں نے گھر کے افراد پر توجہ دینی شروع کی تھی۔۔۔

مہرین جو گھر میں چھوٹی ہونے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمیشہ جینز اور کرتے میں ملبوس ہوتی تھی، اب چوڑی دار پائجامے اور گھیر دار فراک کے ساتھ کئی گز کا دوپٹہ سنبھالنے کی کوشش میں ہلکان ہوئی جا رہی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

مینا آپی اردو لغت ہاتھ میں لیے ثقیل قسم کا الفاظ رٹنے کی کوشش میں تھیں تاکہ نواب حسان پر اچھا امپریشن پڑ سکے اور بقول نازنین سارا امپریشن تو مینا آپی نے ہی ڈال دینا ہے۔

راکی کی گھٹنوں پر سے پھٹی جینز دادا نے بہ زورِ لاٹھی اتروائی تھی اور راکی اس الٹرا ماڈرن لباس سے محروم ہونے پر خاصا رنجیدہ بھی ہوا تھا مگر بعد میں پاجامہ اور کرتا پہنے گھر کے طویل برآمدوں میں "راک اینڈ رول" سٹائل میں گھومتا نظر آتا تھا اور بقول صبی "بانسری پر غلاف" کی عملی تفسیر بنا ہوا تھا۔

اور خود سبی "نوابوں" کی ہسٹری جاننے کے لیے دادا کی لائبریری میں دیرہ جمائے بھیٹا ہوا تھا۔ لے دے کر ایک شہزادی سنا ور ہی رہ گئی تھی جو اس درامے کا حصہ بننے پر قطعاً راضی نہ ہو رہی تھی اور باقی سب نے یہ سوچ کر اسے اس کے حال پہ چھوڑ دیا تھا کہ وقت پر امی حضور کی بس ایک ہی "گھوری" کافی ہو گی۔

کوئی تیسری بیل پر گیٹ کھلا تھا اور اندر سے ایک سر برآمد ہوا تھا اور جس انداز سے برآمد ہوا تھا۔ لگتا نہیں تھا کہ اس کے نیچے ایک دھڑ بھی ہو گا۔

"جی فرمائیے۔۔۔" کی آواز پر نواب حسان نے پلٹ کر دیکھا تو نظر سیدھی اس سر پہ سجے گھونسلہ نما بالوں پر جا پڑی تھی اور نواب حسان کو یقین تھا کہ اگر وہ اس گھونسلے میں ہاتھ ڈالیں گے تو نہ صرف چڑیا پھر سے اڑ جائے گی بلکہ ہو سکتا ہے کہ دو چار انڈے بھی ہاتھ لگ جائیں۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔۔۔" انہوں نے بہت شائستگی سے سلام کیا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"رحمت الٰہی تو پچھلے سال اللہ کو پیارے ہو گئے البتہ برکت صاحب کا گھر اگلی گلی میں ہے۔۔۔۔" بہت سنجیدگی سے جواب دیا گیا تھا۔

"ہیں جی۔۔۔۔" حیرت کا بھرپور مظاہرہ ہوا تھا۔

"ہاں جی۔۔۔۔" طمانیت کا مظاہرہ اس سے بھی شاندار تھا۔

"اجی۔۔۔۔ ہم نے آداب عرض کیا تھا۔۔۔۔" نواب صاحب نے جتایا۔

"اچھا تو نتاکر عرض کرنا تھا نا۔۔۔۔" گویا سارا قصور ان ہی کا تھا۔

"لاحول ولا۔۔۔۔ دیکھئے نواب صاحب گھر پہ تشریف رکھتے ہیں تو انہیں اطلاع دے دیجئیے کہ نواب احسان اعظم الدولہ تشریف لائے ہیں۔۔۔۔" اب کے بار چبا چبا کر خاصی وضاحت کے استھ کہا گیا تھا۔

"کیا لائے ہیں۔۔۔۔؟" مقابل کا اشتیاق دیدنی تھا۔

"لائے کچھ نہیں۔۔۔۔ ہم آئے ہیں یعنی نواب حسان اعظم الدولہ۔۔۔۔"

"کون سے دولہ۔۔۔۔؟"

نواب ساحب نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھ کر سرتاپا اپنے سامنے کھڑے اس ملازم ٹائپ بندے کو دیکھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"محترم! دیکھنے میں تو آپ صرف بے وقوف لگتے ہیں لیکن در حقیقت آپ پاگل پن کی انتہائی سٹیج پر پہنچ چکے ہیں۔۔۔۔ کیا اس گھر میں آپ کے سوا اور کوئی شخص نہیں جن سے ہم مل سکیں۔۔۔۔" ضبطِ جزبات سے نواب ساحب کا چہرہ تپتے تنور کی طرح ہو گیا تھا۔

"بھئی، ایسے کیسے ملوادیں۔۔۔۔ آپ اپنا تعارف تو کروائیں۔۔۔۔"

اور نواب صاحب کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس ملازم کو کچا چبا جائیں اور ڈکار تک نہ لیں۔

"ہم نواب حسان ہیں۔۔۔۔" انہوں نے حلق پھاڑ کر کہا تھا اور جواباً ملازم کی آنکھیں پھٹ گئی تھیں۔

"کیا۔۔۔۔؟ یعنی کہ آپ۔۔۔۔ آیئے۔۔۔۔ آیئے۔۔۔۔ تشریف رنجہ۔۔۔۔ میرا مطلب ہے قدم فرمایئے۔۔۔۔ اوہو۔۔۔۔" رٹے رٹائے جملوں کا ستیاناس ہو گیا تھا۔

"ہم ابھی نواب صاحب کو اطلاع کرتے ہیں۔۔۔۔"

ملازم بگٹٹ پیچھے کو بھاگا تھا اور نواب حسان اپنے آپ کو پر سکون کرنے کے بعد اندر داخل ہو گئے تھے۔ سرخ بجری کی روش کے اطراف میں بنا باغ نہایت وسیع و عریض تھا جس میں انواع و اقسام کے پھلدار اور پھولدار درخت موجود تھے مگر نواب حسان کی مرکزِ نگاہ وہ نازک اندام حسینہ ٹھہری تھی جو ہاتھ میں پائپ پکڑے گلاب کی کیاریوں کو پانی دے رہی تھی۔۔۔۔ معلوم نہیں سرسبز و شاداب ماحول کا اثر تھا یا اس نازک کلی کے دیدار کا۔۔۔۔ کہ نواب صاحب کی باچھیں خود بخود کھل گئی تھیں۔ گھنی، سیاہ دراز زلفوں پر نظریں جمائے وہ چند قدم آگے بڑھے تھے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"آداب عرض ہے محترمہ۔۔۔۔۔"

خوش گلو طیور کی موجودگی کے باوجود وہ پُر یقین تھے کہ ان کی آواز بہت بھونڈی اور بھیانک نہیں ہے مگر پھر بھی آداب کے جوان میں وہ محترمہ اس بری طرح اچھل کر ان کی طرف پلٹی تھیں کہ پانی کی موٹی سی دھار انہیں سرتاپا شرابور کر گئی تھیں۔

"اور۔۔۔۔!" وہ محترمہ پہلے گھبرائی، سٹپٹائی اور پھر بے اختیار ہنس دی تھیں۔۔۔۔۔ واب صاحب ہنسی کی اس نرم پھوار میں بھیگتے چلے گئے تھے۔

"واہ پذیرائی کا یہ انداز۔۔۔۔۔ سبحان اللہ۔۔۔۔۔" انہوں نے دونوں ہاتھوں سے آنکھوں میں بھرا پانی صاف کر کے دوبارہ متوجہ ہونا چاہا مگر تب تک منظر بدل چکا تھا بلکہ چراغون میں روشنی نہ رہی تھی یعنی وہ محترمہ وہاں سے غائب ہو چکی تھیں۔

وہ سرد آہ بھرتے ہوئے آگے بڑھ گئے تھے۔ روش کے

اختتام پر محرابی دروازوں والا وسیع و عریض برآمدہ ان کے سامنے تھا جہاں تخت پر بچھی سفید چادر پر میرون تکیے عجب بہار دکھلا رہے تھے۔ انہوں نے چند لمحے رک کر ادھر ادھر دیکھا اور پھر سامنے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئے۔ یہ غالباً ڈرائنگ روم تھا جو قدیم طرز کے بھاری صوفوں سے سجا ہوا تھا۔ نواب احسان نے طائرانہ نظر اس ہال نما کمرے پر ڈالی تو اگلے ہی لمحے بری طرح چونک گئے۔ کمرے کے عین وسط میں ایک عدد

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

مینار بنا ہوا تھا۔ وہ کچھ اس طرح کہ ایک بڑی میز کے اوپر ایک چھوٹی میز، اس چھوٹی میز کے اوپر ایک کرسی اور اس کرسی کے اوپر۔۔۔۔۔

نواب حسان کی باچھیں ایک بار پھر کھل گئی تھیں۔ نازک لچکیلی ڈال کی مانند وہ لڑکی دائیں بائیں، آگے پیچھے ہوتے ہوئے چھت کا پنکا صاف کر رہی تھی۔ انہوں نے اسے پکارنے کے لیے لب وا کیے مگر اگلے لمحے کچھ سوچ کر رہ گئے۔

"اگر یہ بھی خوفزدہ ہو کر اچھل پڑیں تو یقیناً زمین پہ آ گریں گی۔۔۔۔۔ چوٹ ووٹ لگ گئی تو۔۔۔۔۔؟"

نواب صاحب کا دل صنفِ نازک کے معاملے میں کچھ زیادہ ہی نازک تھا۔ سو جھٹ سے دونوں آستینیں چھڑائیں، بازو وا کیے۔۔۔۔۔ اور اس انداز سے کھڑے ہوئے کہ ادھر وہ آواز نکالیں گے ادھر حسینہ تڑ سے ان کے بازوؤں میں آ رہے گی (افسانوں میں تو کچھ ایسا ہی پڑھا تھا)۔

"آہم۔۔۔۔۔!" انہوں نے تگڑے انداز میں کھنکھار کر اپنی آمد کی اطلاع دی تھی۔

"آ گئے ہو کم بخت۔۔۔۔۔ اول درجے کے ڈھیٹ اور پرلے درجے کے کمینے ہو تم۔۔۔۔۔ کہاں مر کھپ گئے تھے۔۔۔۔۔ جی تو چاہتا ہے جوتا لے کر ایسی دھنائی کروں کہ۔۔۔۔۔" لڑخی فل والیوم سے بولتے ہوئے پلٹی تو ہونق بنے نواب صاحب کو دیکھ کر چلا اٹھی۔

"کون ہیں آپ۔۔۔۔۔؟ اندر کیسے آئے۔۔۔۔۔؟ کیا کر رہے ہیں یہاں۔۔۔۔۔؟" ایکدم سارے سوال کرنے کے بعد اس لڑکی نے کرسی کے اوپر سے براہِ راست

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

چھلانگ لگائی صوفے پر اور اگلا جمپ لگانے کے بعد عین ان کے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی۔

"منہ بند کر لیجئیے۔۔۔۔۔خوف آرہا ہے۔۔۔۔۔"لڑکی کی بات پر نواب صاحب نے سٹپٹا کر پہلے منہ بند کیا تھا اور پھر فوراً اپنے بازو سمیٹ لیے تھے۔

"لاحول ولا۔۔۔۔۔یعنی کہ انتہائی گستاخ ملازمہ ہیں آپ۔۔۔۔۔"چند لمحے بعد انہیں احساس ہوا کہ ملازمہ ان کی شان میں گستاخی کر چکی ہے۔

"حد ہو گئی یعنی کہ اس گھر کے ملازمین کو نوابوں سے بات رکنے کی بھی تمیز نہیں۔۔۔۔۔"سامنے کھڑی لڑکی جو ملازمہ کے لقب پر غیظ ع غضب کا شکار ہوئی جا رہی تھی، اب طنزیہ انداز میں انہیں دیکھ رہی تھی۔

"اوہو۔۔۔۔۔تو آپ نواب ہیں۔۔۔۔۔:اس نے خاصے محفوظ انداز میں نواب صاحب کو دیکھا جن کی زلفوں سے ابھی بھی قطرہ قطرہ پانی ٹپک رہا تھا۔

"جی ہاں۔۔۔۔۔ہم ہیں نواب حسان اعظم الدولہ ولد مہتاب الدولہ ولد معراج الدولہ ولد۔۔۔۔۔"

"دولہ ہی دولہ۔۔۔۔۔"لڑکی کی زبان دوبارہ پھسلی تھی۔

"کچھ نہیں جی۔۔۔۔۔ہاں تو آپ بتا رہے تھے کہ آپ نواب حسان۔۔۔۔۔کیا۔۔۔۔۔؟نواب حسان۔۔۔۔۔اوہ۔۔۔۔۔نو۔۔۔۔۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

لڑکی کی حالت صدمے سے یا شدید حیرت سے غیر ہوئی تھی اور اس کے ساتھ ہی وہ فل سپیڈ سے ان کی طرف دوڑی تھی۔

"ارے۔۔۔۔۔ارے، یہ کیا کرنے جا رہی ہیں آپ۔۔۔۔۔؟"نواب حسان بوکھلا کر رہ گئے تھے مگر اس سے کہ وہ کچھ سمجھتے، لڑکی آندھی و طوفان کی مانند ان کے قریب سے گزر کر غڑاپ سے ایک دروازے میں جا گھسی تھی۔

"یا اللہ۔۔۔۔۔یہ کیا ماجرا ہے۔۔۔۔۔؟"نواب صاحب حقیقتاً پریشان ہو کر رہ گئے تھے۔

"مینا آپی۔۔۔۔۔! مینا آپی۔۔۔۔۔! وہ آ گئے ہیں۔۔۔۔۔"سنا ور بے ترتیب سانسوں کے ساتھ تڑ سے مینا آپی کے

سامنے بیڈ پر گر گئی تھی۔

"کون۔۔۔۔۔گڈو کے پاپا۔۔۔۔۔؟"گڈو کے اپا کسی بدروح کی طرح ان کے اعصاب پر سوار رہتے تھے، سو پہلا خیال ان ہی کا آیا تھا۔

"نن نہیں۔۔۔۔۔وہ آئے ہیں۔۔۔۔۔"گھبراہٹ اس پر بری طرح سوار تھی۔

"اوہ۔۔۔۔۔کیا بکرے آئے ہیں۔۔۔۔۔؟"قریبی صوفے پر بیٹھا صبی فرطِ مسرت سے بری طرح اچھل پڑا کہ ابھی صبح ہی تو اس نے دادا سے قربانی کے بکرے منگوانے کی فرمائش کی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اوہ خدایا۔۔۔۔تم لوگوں کی سمجھ کہاں چی گئی ہے۔۔۔۔۔کہ نواب حسان آئے ہیں۔۔۔۔"سناور نے روہانسے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔۔۔۔"صبی نے چاروں انگلیاں منہ میں داب لیں۔

"لگتا ہے تیر کر آئے ہیں۔۔۔۔"سناور کو ان کا بھیگا بھیگا حلیہ یاد آیا تھا مگر مینا آپی اس کی طرف متوجہ ہوئے بغیر صبی کی طرف پلٹی تھیں۔

"صبی۔۔۔۔!تم جا کر انہیں ڈرائنگ روم میں بٹھاؤ۔۔۔۔بلکہ پہلے دادا کو اطلاع کرو۔۔۔۔لیکن رہنے دو، میں خود امی کو بتاتی ہوں۔۔۔۔"وہ بوکھلا کر باہر کی طرف لپکیں۔

"مم۔۔۔۔میں۔۔۔۔کوئی نہیں جا رہا۔۔۔۔"

"ارے ادھر مرو۔۔۔۔"مینا آپی نے اسے کھسکتا دیکھ کر بازو سے پکڑا اور گھسیٹ کر پوری قوت سے ڈرائنگ روم میں دھکا دے دیا اور جب صبی لڑکھڑاتا ہوا ڈرائنگ روم میں داخل ہوا تو پہلے ہی مرحلے پر قالین میں پاؤں پھنس گیا اور وہ نواب حسان کے سامنے اس طرح چاروں شانے چِت ہوا تھا کہ دونوں ہاتھ سلیم شاہی کھسوں پر جمے تھے۔

"خوش آمدید کہنے کا یہ انداز ہمیں پسند آیا۔۔۔۔"نواب حسان کے لہجے اور چہرے پر تحسین کے کے تاثرات چھلک رہے تھے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"کیا آپ سمندری مخلوق کے نواب ہیں۔۔۔۔؟"

خاصی سنجیدگی سے سوال کیا گیا تھا۔

"خوب۔۔۔۔بہت خوب۔۔۔۔آپ نے ہمیں پہچان لیا۔۔۔۔اس کا مطلب ہے ہم اپنے عوام میں خاصے مقبول ہیں۔۔۔۔"خاصا کاری وار کیا گیا تھا، صبی تلملا کر رہ گیا۔۔۔۔تب ہی دروازہ کھول کر راکی اندر داخل ہوا تو صبی گرج اٹھا۔

"کہاں مر گئے تھے۔۔۔۔؟"

"مرے کہاں تھے۔۔۔۔دادا حضور کو پیک کر رہے تھے۔۔۔۔"راکی نے چمک کر جواب دیا۔

"ہائیں۔۔۔۔کیا اس عمر میں بھی وہ۔۔۔۔"نواب حسان نے دانستہ جملہ ادھورا چھوڑ دیا تھا۔ صبی خجل ہو کر رہ گیا تھا۔

"جی نہیں۔۔۔۔یہ اس پیکنگ کی بات نہیں کر رہا۔۔۔۔"صبی نے فوراً وضاحت کی۔ عین اسی وقت دادا ھضور شیروانی زیب تن کیے کمرے میں داخل ہوئے، تب حسان کو پیکنگ کا مفہوم معلوم ہو گیا۔

تھا۔دادا حضور کے پیچھے پیچھے حواس باختہ سی مینا آپی چلی آ رہی تھیں۔ان کے پیچھے کھسر پھسر کرتی نازنین اور مہرین تھیں اور سب سے آخر میں دادی مرحومہ کے غرارے میں ملبوس امی حضور جھنجھلائی سی، ٹھوکریں

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کھاتی آرہی تھیں۔دادا حضور اور امی حضور خاصے پُر تپاک انداز میں نواب حسان سے ملے تھے۔باقی لوگوں کو دیکھ کر ان کے چہرے پر سوالیہ انداز کا جائزہ لیتے ہی صبی نے تعارف کا فریضہ سنبھال لیا تھا۔

"یہ منال ہیں۔۔۔۔۔ہماری مینا آپی۔۔۔۔۔اپنی سسرال میں خاصی خوشحال زندگی گزار رہی ہیں مگر کبھی کبھی ہمیں بدحال کرنے یہاں چلی آتی ہیں۔۔۔۔۔"

"ان کے بعد شہزادی سناور افراسیاب کا نمبر آتا ہے۔۔۔۔۔"

"شہزادی سناور نظر نہیں آرہیں۔۔۔۔۔؟"نواب حسان کے لہجے میں چھپا اشتیاق اور تجسس ایکدم عیاں ہوا تھا،جسے محسوس کرنے کے باوجود دادا نے نظرانداز کر دیا

تھا۔صبی نے چونک کر ٹیڑھی آنکھ سے انہیں دیکھا تھا جبکہ نازنین اور مہرین کے ہونٹ مسکراہٹ کے انداز میں پھیل گئے تھے۔

"وہ آپ کو نظر بھی نہیں آسکتیں۔۔۔۔۔"

"کیوں۔۔۔۔۔؟"صبی کے اطمینان پر نواب حسان چونکے۔

"اس لیے کہ وہ اس وقت کمرے میں موجود ہی نہیں۔۔۔۔۔"نواب حسان کے لٹکتے منہ کو دیکھ کر خاصی خوشی محسوس کرتے ہوئے صبی نازنین کی طرف پلٹا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اور یہ ہیں محترمہ نازنین افراسیاب۔۔۔۔۔"نواب ساحب نے بغور دیکھا،یہ وہی محترمہ تھیں جن کی بدولت وہ اس وقت "بھیگے بلے" بنے کھڑے تھے۔

"ان کے بعد مابدولت نواب صبیح الحسن افراسیاب کا نمبر آتا ہے اور یہ ہیں محترمہ مہرین افراسیاب۔۔۔۔۔اور اس گھر میں جو مختلف اقسام کی بلیاں اور خرگوش آپ کو نظر آئیں گے،وہ انہیں محترمہ کا کارنامہ ہے۔۔۔۔۔"

صبی تعارف کا مرحلہ ختم ہونے پر خاصا مسرور تھا جب کسی نے زور سے اس کے پہلو میں چٹکی کاٹی۔

"کیا ہے۔۔۔۔۔؟وہ بھنا کر راکی کی طرف پلٹا۔

"میرا تعارف۔۔۔۔۔"وہ منمنایا تھا۔صبی اسے گھورتے ہوئے دوبارہ نواب صاحب کی طرف متوجہ ہوا۔

"یہ اللہ رکھا ہے۔۔۔۔۔مگر واضح رہے کہ اکیسویں صدی کا لحاظ کرتے ہوئے یہ خود کو "راکی" کہلوانا پسند کرتے ہی۔جب یہ محترم اس دنیا میں تشریف لائے تو والدہ محترمہ ان کی شکل دیکھتے ہی اس دارِفانی سے کوچ فرما گئیں۔ہماری امی حضور گاؤں سے کوچ فرماتے وقت انہیں اپنے ساتھ لے آئی تھیں تب سے اب تک یہ ہم پر کسی سزا کی طرح مسلط ہیں۔پاپ میوزک پسند ہے،اس لئے اکثر "پاپ" کرتے نظر آتے ہیں۔۔۔۔۔"

"کیا بھوک لگنے پر روٹی نہیں کھاتے۔۔۔۔۔"نواب صاحب بڑے غور سے راکی کو دیکھ رہے تھے۔صبی نے ان کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو دانت پیس کر رہ گئے۔۔موصوف جھینپنے کا مظاہرہ کرتے ہوئے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اپنے نئے نکور کرتے کا دامن ادھے سے زیادہ چبا چکے تھے۔

"راکی! بھئی نواب صاحب کو مردان خانے میں لے چلو۔۔۔۔تاکہ یہ تازہ دم ہو سکیں اور مینا! آپ فوراً ان کے کھانے کا بندوبست کریں۔۔۔۔"دادا حضور نے نواب حسان کو چائے کا آخری گھونٹ بھرتے دیکھ کر ہدایات جاری کی تھیں۔

"آیئے۔۔۔۔میں آپ کر مردہ خانے۔۔۔۔میرا مطلب ہے مردان خانے لے چلوں۔۔۔۔"راکی نہایت عاجزی سے کہتا ہوا انہیں اپنی معیت میں لے کر انیکسی کی طرف چل دیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ہائے نہیں۔۔۔۔کیا واقعی انہوں نے تمہیں ملازمہ سمجھا۔۔۔۔"نازنین ترحم آمیز نظروں سے سناور کو دیکھ رہی تھی۔

"ظاہر ہے پیلی شلوار، سرخ قمیص، سبز دوپٹے اور بکھرے اجڑے ہوئے، گرد آلود بالوں سمیت وہ مجھے کوئی شہزادی تو سمجھنے سے رہے۔۔۔۔"سناور نے نہایت اطمینان سے گولڈن براؤن پیاز کا جائزہ لیا اور پھر ان میں چکن ڈال کر بھوننے لگی۔

"اور رہی سہی کسر ہاتھ میں پکڑے جھاڑن نے پوری کر دی ہو گی۔۔۔۔"مہرین نے طنز کیا۔

"پاؤں میں جوتا بھی نہیں تھا محترمہ کے۔۔۔۔"صبی جانے کب کچن میں چلا آیا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"یعنی کہ ہماری ناک کٹوانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی اور اگر نواب حسان کو معلوم ہو جاتا کہ یہ ہیں محترمہ زہزادی سناور افراسیاب، تو وہیں تڑ سے گر کر بے ہوش ہو جاتے بے چارے۔۔۔۔"

"جی اور اگر وہ میلے پنکھے اور کونوں کدھروں میں لگے جالے دیکھ کر ناک بھوں چڑھاتے، تب آپ کی ناک سلامت رہتی نا۔۔۔۔؟"اس نے پاؤ بھر ٹماٹر چکن میں شامل کرتے ہوئے قدرے جل کر کہا۔

"ویسے ایک بات میری سمجھ میں نہیں ارہی۔"

نازنین نے فروٹ ٹرائفل بناتے ہوئے سر اٹھایا۔

"یہ کوئی نئی بات نہیں۔آپ اکثر باتوں کو سمجھ نہیں پاتیں۔۔۔۔"صبی بچے کچے فروٹ پر ہاتھ صاف کر رہا تھا۔

"بکو نہیں۔۔۔۔"نازنین تیز دھار چھری اس کی آنکھوں کے سامنے لہراتے ہوئے سناور کی طرف متوجہ ہوئی۔

"ہاں۔۔۔۔میں یہ پوچھ رہی تھی کہ نواب صاحب نے خط میں اپنے آنے کی تاریخ سولہ لکھی تھی تو پھر آج یعنی بارہ تاریخ کو کیونکر ٹپک پڑے۔۔۔۔"

"اس لیے کہ انہوں نے خط میں بھی آپنے ٹپکنے کہ تاریخ بارہ ہی لکھی تھی۔۔۔۔"جواب سناور کے بجائے صبی کی طرف سے آیا تھا چنانچہ تینوں کام چھوڑ کر اس کی طرف گھوم گئی تھیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"کیا مطلب۔۔۔۔؟"

"مطلب یہ کہ ان کا خط مینا آپی نے وسول کیا تھا اور انہوں نے ہی دادا حضور کو پڑھ کر سنایا تھا۔ نواب حسان نے تاریخ تو بارہ ہی لکھی تھی مگر اردو ہندسوں میں۔۔۔۔ مینا آپی کو ہمیشہ کی طرح مغالطہ ہوا اور وہ ۱۲ کو ۱۶ کے ہندسے میں بدل گئیں اور چونکہ انہیں خود پر تعلیم یافتہ ہونے کا گمان ہے سو انہوں نے کسی اور کو یہ خط دکھانے کے بجائے دادا حضور کی دراز میں بند کر دیا تھا۔"

"اسی لیے تع ساری گڑ بڑ ہو گئی۔ ویسے سناور! تم نے تو انہیں دیکھ لیا تھا ناں۔ سچ سچ بتاؤ کیسے لگے۔۔۔۔؟"

مہرین نے اس کے کان میں گھستے ہوئے شرارت سے پوچھا۔

"کافی حد تک مینڈک سے مشابہ تھے۔۔۔۔" سناور کی بات پر نازنین کی ہنسی چھوٹ گئی تھی۔

"وہ سارا کارنامہ تو نازنین کی بچی کا تھا۔۔۔۔ جبکہ حقیقت میں تو اچھے خاصے سمارٹ ہیں وہ۔۔۔۔" مہرین دوبارہ سلاد کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے بولہ تھی۔۔۔۔ تبھی مینا آپی خاسی عجلت میں کچن میں داخل ہوئیں۔

"کہاں ہیں سناور۔۔۔۔؟ افوہ۔ ایک تو یہ اتنا بڑا دوپٹہ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

بھی کسی عزاب سے کم نہیں۔۔۔۔" وہ خاصی جھنجھلا گئی تھیں تیزی سے اندر آتے ہوئے دوپٹہ پیچھے رہ گیا تھا اور وہ خود آگے بڑھ آئی تھیں۔ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے ہوئے انہوں نے کلف لگے دوپٹے کو آخری کونے سے پکڑ کر گھسیٹا اور بے زاری سے گردن کے گرد دو چار بل دے کر اسے سمیٹا۔

"اوپر سے اتنی گھاڑی اردو بول بول کر منہ دکھنے لگا ہے میرا۔۔۔۔" انہوں نے یونہی سنک میں رکھے برتنوں کی اٹھا پٹخ کی،

"اور یہ تم کچن میں گھسے کیا کر رہے ہو۔۔۔۔ جا کر کمپنی دو نواب صاحب کو۔۔۔۔" انہوں نے صبی کو ڈانٹ کر بھگایا اور پھر سناور کی طرف متوجہ ہوئیں۔

"سو فیصد یقین تھا کہ محترمہ سر جھاڑ منہ پہاڑ گھوم رہی ہوں گی۔۔۔۔ جاؤ جا کر اپنا حلیہ درست کرو۔ اسکائی بلو کرتا پاجامہ پہن لو۔۔۔۔ میں نے استری کر دی ہے۔۔۔۔"

"یہ کیا بات ہوئی مینا آپی۔۔۔۔! کوئی منفرد سا لباس نکالتیں ناں۔۔۔۔ کرتا پاجامہ تو راکی نے بھی پہن رکھا ہے۔۔۔۔" مہرین کو یہ مماثلت ایک آنکھ نہیں بھائی تھیں۔

"تو کیا راکی کرتا پاجامہ پہن کر شہزادی سناور لگنے لگی ہے یا سناور کرتا پاجامہ پہن کر راکی بن جائے گی۔۔۔۔ حد ہو گئی یعنی کہ۔۔۔۔" وہ جل کر کہتی ہوئی آگے بڑھ گئیں مگر پھر پلٹ آئیں۔

"اور ہاں۔۔۔۔ بالوں کو یونہی مت چھوڑ دینا جیسے ابھی ابھی ان میں بم پھوڑا گیا ہو بلکہ بالوں کی سیدھی مانگ نکال کر پراندہ ڈال دو۔۔۔۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"پراندہ۔۔۔۔"سناور ہکا بکا رہ گئی تھی جبکہ نازنین اپنے ہاتھوں سے اس کی پونی ناپنے لگی تھی۔

"ناممکن مینا آپی۔۔۔۔"نازنین نے مایوسی کے انداز می نفی می سر ہلایا۔

"بالفرض ہم نے مشقت کر بھی لی تو عین ممکن ہے کہ ادھر سناور نواب صاحب کے سامنے حاضری دے، ادھر پراندہ قدموں میں۔۔۔۔"نازنین نے سناور کو ڈرادیا تھا۔

"بے وقوف نقلی بالوں کی چٹیا میرے کمرے میں پڑی ہے۔پراندہ اس میں دال دو اور۔۔۔۔"

"سناور کے ہاتھ میں پکڑادو۔۔۔۔"مہرین نے فٹ سے فقرہ جڑ دیا۔

"شٹ اپ۔۔۔۔کلپ یا بینڈ وغیرہ لگا کر اس کے بالوں میں سیٹ کر دو۔۔۔۔"ان کی سوچی سمجھی اسکیم سن کر وہ روہانسی ہو گئی تھی۔

"کیا تماشا ہے آپی۔۔۔۔؟یہ سب کرنا ضروری ہے کیا۔۔۔۔؟"

"خبردار جو زیادہ بولنے کی کوشش کی۔ایسے معاملات میں بچیاں اپنی رائے نہیں دیتیں۔۔۔۔"

"جی ہاں۔۔۔۔بچیاں تو جیسے ابھی فیڈر پیتی پیتیں ہیں ناں۔۔۔۔"وہ چمچہ پٹخ کر کرسی پر جا بیٹھی تھی۔

"اور ہاں۔۔۔۔کھانے تک تیار ہو جانا۔۔۔۔کھانا سب لوگ اکھٹے کھائیں گے۔۔۔۔"سب لوگ پر زور دے کر وہ کچن سے باہر نکل گئی تھیں اور ابھی سناور دروازے کو گھور ہی رہی تھی جب وہ دوبارہ نمودار ہو گئیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اور ہاں۔۔۔۔"

"فار گاڈ سیک آپی۔۔۔۔اب بس کریں۔۔۔۔"اس کی آنکھیں سچ مچ بھر آئیں۔

"بس آخری بات۔۔۔۔وہ یہ کہ دوپٹہ سر سے سرکنے نہ پائے۔ایک تو خلاف تہذیب سمجھا جائے گا اور دوسرا۔۔۔۔"وہ جملہ ادھورا چھوڑ کر باہر نکل ہی گئی تھیں۔۔

"یار! پکڑنا۔۔۔۔میں بے ہوش ہو رہی ہوں۔۔۔۔"وہ شدید صدمے کے زیر اثر لہراتی ہوئی کچن ٹیبل پر گر گئی تھیں۔جبکہ مہرین اور نازنین کے چھت پھاڑ قہقہے آؤٹ آف کنٹرول ہو چکے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جناب قبلہ و کعبہ محترم نواب احسان کھلی کتاب بند کر کے ایک طرف رکھتے ہوئے اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

"ایک بات تو بتایئے محترمی۔۔۔۔"

"ہیں۔۔۔۔نواب صاحب! کیا آُ کو ہمارے مذکر ہونے پر کوئی شک ہے۔۔۔۔؟"راکی "محترمی" کے لفظ پر تڑپ اٹھا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ارے۔۔۔۔ارے نہیں اللہ رکھا۔۔۔۔"انہوں نے تواپنی دانست میں اسے رام کرنے کی کوشش کی تھی مگر وہ یوں اچھلا تھا گویا بچھو نے ڈنک مارا ہو۔

"نواب صاحب! حد کرتے ہیں اُبھی۔۔۔۔کیا صرف ہمیں ہی اللہ نے رکھا ہوا ہے۔۔۔۔"اس کے شکایتی لہجے پر نواب صاحب سر جھکا کر رہ گئے تھے۔

"دیکھیے ہم تو صرف یہ معلوم کرنا چاہ رہے تھے کہ کیا شہزادی سناور بھی کھانے پر موجود ہوں گی۔۔۔۔"

ان کے کھوجتے لہجے پر دنیا جہاں کی بے نیازی راکی کے چہرے پر آن ٹپکی تھی۔

"معلوم نہیں۔۔۔۔"

"چلیں اتنا تو بتادیں۔۔۔۔وہ ہیں کیسی۔۔۔۔؟"

"خاصی خونخوار ہیں۔۔۔۔"

"کیا مطلب۔۔۔۔کیا کاٹتی ہیں۔۔۔۔؟"وہ قدرے خوفزدہ ہوئے۔

"میں نے یہ تو نہیں کہا۔۔۔۔"راکی کا انداز مکرنے والا تھا۔

"اچھا۔۔۔۔ویسے دیکھنے میں کیسی ہیں۔۔۔۔؟"لہجے میں اشتیاق کی فراوانی تھی۔

"معلوم نہیں ط"راکی نے کندھے اچکا کر پڑھایا ہوا سبق دہرایا اور اس کی اس صاف دھاندلی پر نواب صاحب نے کڑے تیوروں سے اسے گھورا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کھانا دستر خوان پر لگایا جا چکا تھا۔نواب احسان نے بھیٹے ہوئے تمام افراد کا جائزہ لیا تھا مگر نگاہیں گوہرِ مقصود کو پانے میں ناکام رہی تھیں۔وہ دل ہی دل میں افسوس کرتے ہوئے اپنے خیالات میں کھو گئے۔۔۔۔۔

چونکے اس وقت جب مینا آپی کہہ رہی تھیں۔

"سناور۔۔۔۔تم یہاں آجاؤ۔۔۔۔"انہوں نے حسان کے سامنے والی نشست اس کے لیے منتب کی تھی۔ نواب صاحب نے فوراً سر اٹھا کر دیکھا اور پھر طویل سانس لے کر رہ گئے۔بڑا سا دوپٹہ کچھ اس انداز سے اوڑھا گیا تھا کہ شٹل کاک برقعے کا متبادل لگ رہا تھا وہ معمولی سی جھلک بھی نہ دیکھ سکے۔سونے پہ سہاگہ یہ کہ مینا آپی کی پیشکش کو مسترد کرتی ہوئی دادا حضور کے پہلو میں جا بیٹھی تھی اور پھر کھانے کے دوران انہوں نے سر توڑ کوشش کی تھی اس کے دیدار کی۔کبھی گلاس اٹھانے کے بہانے آگے ہوئے، کبھی کوئی ڈش لیتے ہوئے آنکھوں کو شرقاً غرباً حرکت سی۔کبھی دائیں کھسکے، کبھی بائیں اور ساکت اس وقت ہوئے جب اپنے سامنے بیٹھے صبی کے چہرے پر شریر سی مسکراہٹ دیکھی۔

"حسانن! لیجیئے ناں سنگاپوری چکن۔۔۔۔سناور نے بنایا ہے۔۔۔۔"مینا آپی ان کی خاطر داری میں مصروف تھیں۔

"یہ بھی لیجئے ناں۔۔۔۔سناور نے بنائے ہیں۔۔۔۔"صبی نے مالٹوں کی ٹوکری ان کی طرف بڑھائی۔

"ماشاءاللہ۔۔۔۔کیا کچھ بنالیتی ہیں موصوفہ۔۔۔۔"انہوں نے ہلکا سا طنز کیا۔

"بے وقوف بہت اچھا بنالیتی ہیں۔۔۔۔اور الو بنانے میں تو ان کا کوئی ثانی نہیں۔۔۔۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اس سے پہلے کہ صبی اس کی مزید خوبیاں گنواتا۔ مینا آپی کی کہنی زوردار طریقے سے اس کی پسلیوں میں لگی تھی۔ وہ غالباً اس حملے کے لیے تیار نہیں تھا۔ اسی لیے ٹکری ایک جھٹکے سے اس کے ہاتھ سے چھوٹی تھی۔ ایک مالٹا اڑتا ہوا نواب حسان کی پلیٹ میں پہنچا اور نتیجے کے طور پر سنگاپوری چکن اڑ کر نواب کی گود میں جا بیٹھا تھا، ٹوکری غالباً جگ پر لگی تھی اسی لیے پانی بھل بھل کرتا ہوا دادا حضور کی طرف جا رہا تھا۔

"افوہ صبی!۔۔۔۔ تمہیں کب عقل آئے گی۔۔۔۔"

دادا کے پہلو سے نسوانی آواز ابھری تو نواب صاحب گود میں پڑے چکن کو بھول کر اس کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔ سناور فوری طور پر اپنی جگہ سے اٹھی تھی اور ابھی حسان کی متجسس نگاہیں لمبی چوٹی اور پراندے کا نظارہ ہی کر سکی تھیں کہ دادا حضور کا وسیع

و عریض وجود ایک بار پھر ان کی نگاہ کے راستے میں حائل ہو گیا تھا۔

"اوہ گاڈ!" انہوں نے بے چارگی اور بے بسی کے احساس سے مغلوب ہو کر گردن کندھے پر ڈال دی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"تھینک گاڈ۔۔۔۔ ہمارا پلان کامیاب رہا ورنہ عین ممکن تھا کہ نواب حسان سناور کو دیکھ کر کہتے "معاف کیجئیے گا ہمیں ملازماؤں کے ساتھ کھانے کی عادت نہیں ط"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

نازنین کے کہنے پر باقی سب مسکرا دئے جبکہ مینا آپی ناراضگی کے اظہار کے طور پر محفل سے واک آؤٹ کر گئی تھیں۔

"ویسے سناور باجی۔۔۔۔! جتنی لمبی آپ کی چٹیا تھی ناں۔۔۔۔ میرا بڑا دل چاہ رہا تھا جھولے لینے کو۔۔۔۔" راکی دانت نکالتے ہوئے بول رہا تھا۔

وہ سب اس وقت برآمدے میں موجود تھے۔ حسان انیکسی میں تشریف لے جا چکے تھے۔ سناور کسی طور بھی وناب صاحب کو اپنا چہرہ دکھانے پر راضی نہیں ہوئی تھی۔ باقی سب کو مجبوراً اس کا ساتھ دینا پڑا تھا اور اب تو یہ خوف تھا کہ اگر جو انہوں نے اسے دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ وہی پہلے دن والی گستاخ ملازمہ ہے تو جانے ان کا رد عمل کیا ہوتا۔۔۔۔ اسی لیے وہ سب چہرہ نہ دکھانے والی ترکیب کی کامیابی پر خاصے خوش تھے بلکہ امی اور مینا آپی کی بھرپور ڈانٹ بھی انہیں بدمزہ نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔ اس وقت برآمدے میں براجمان وہ سب خوشگپیوں میں مصروف تھے جب دادا چلے آئے جو اپنی شیروانی کے بغیر خاصے غیر مطمئن لگ رہے تھے،

"کیوں میاں صاحبزادے۔۔۔۔ آپ کو کیا ہوا۔۔۔۔؟"

انہوں نے آتے ہی صبی کی کمر پر چھڑی بجائی جو خلاف عادت خاموشی سے تخت پر اوندھا پڑا تھا۔

"دادا! انہیں بکریا ہوا گیا ہے۔۔۔۔" راکی دل دہلا دینے والے انداز میں کہتا ہوا ان کے نزدیک چلا آیا۔

"یہ بکریا کیا ہوتا ہے۔۔۔۔؟" دادا کی معلومات اس

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

بارے میں انتہائی ناقص تھیں۔

"انتہائی خوفناک بیماری ہے جی۔۔۔۔۔بقر عید کے نزدیک تو یہ وبائی شکل اختیار کر لیتی ہے۔"

"راکی! تم بیماریاں بھی اپنے جیسی ہی ھونڈتے ہو جن کا نہ سر ہوتا ہے نہ پیر۔۔۔۔۔" ددا نے کوفت زدہ انداز میں کہا تھا اور راکی فوراً سے پیشتر اپنے پیر اور سر ڈھونڈنے لگا۔

"صبی میاں۔۔۔۔۔! کیا مسئلہ ہے بھئی۔۔۔۔۔ذرا چہرہ تو دکھاؤ۔۔۔۔۔" انہوں نے صبی کو سیدھا کیا۔

"دادا حضور۔۔۔۔۔ہمیں نہیں پتا۔۔۔۔۔ہمیں بکرا چاہیئے۔۔۔۔۔" ددا کو مائل بہ التفات پا کر صبی نے جھٹ فرمائش کر دی تھی۔

"ماشاءاللہ۔۔۔۔۔ بکرا مانگ رہے ہو یا چاکلیٹ۔۔۔۔۔"

"اگر آپ نے اس دفعہ چاکلیٹ کی قربانی دینی ہے تو وہی لے دیں۔۔۔۔۔میں اسی کے گلے میں رسی باندھ کر پوری کالونی میں گھما ڈالوں گا۔۔۔۔۔کم از کم لڑکے چھیڑنے سے تو باز آجائیں گے۔۔۔۔۔"

"ہائیں تو کیا اس سے پہلے لڑکے تمہیں چھیڑتے ہیں۔۔۔۔۔"

"جی ہاں۔۔۔۔۔ابھی کل ہی تو ایک لڑکا کہہ رہا تھا کہ نواب صبیح الحسن صاحب۔۔۔۔۔ بکرا خریدنے کی استطاعت نہیں رہی تو مرغے کے گلے میں ہی رسی ڈال لیں۔۔۔۔۔نواب خاندان کی عزت رہ جائے گی۔۔۔۔۔" صبی نے ددا کے نوابی خون کو جوش دلایا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"انتہائی نامعقول لوگ بستے ہیں یہاں۔۔۔۔۔ہمارا تو خیال تھا کہ عید سے ایکدو روز قبل منگوا لیے جائیں گے۔۔۔۔۔اب دیکھو نا، پندرہ دن باقی ہیں عید میں اور اتنے دن کون دیکھ بھال کرے گا ناجور کی۔۔۔۔۔"

"دادا حضور۔۔۔۔۔میں کروں گا دیکھ بھال۔۔۔۔۔آخر اتنے عرصے سے صبی میاں کی دیکھ بھال بھی تو میں ہی کر رہا ہوں۔۔۔۔۔" راکی نے فوراً اپنی خدمات پیش کی تھیں

"افوہ! وہ تو ٹھیک ہے لیکن بکرا کون لائے گا؟"

"لے کر بھی میں ہی آؤں گا۔۔۔۔۔ بکرے تاڑنے میں،

میں خاصا مہر ہوں۔۔۔۔۔" راکی گردن اکڑا کر بولا۔

"تم بکرے تاڑنے میں ہی ماہر ہو سکتے ہو۔۔۔۔۔" صبی کی بات پر اس کا منہ بن گیا تھا۔

"اچھا۔۔۔۔۔چلو ٹھیک ہے۔۔۔۔۔" چند لمحے کی شش و پنج کے بعد ددا نے اجازت کے ساتھ ساتھ ہزاروں نصیحتیں اور پیسے بھی ان کے حوالے کر دیے تھے۔

"ددا۔۔۔۔۔آپ کیا سوچ رہے ہیں۔۔۔۔۔؟ ددا کی پر سوچ نظریں راکی اور صبی کے تعاقب میں دروازے تک جاتے دیکھ کر سناور نے بے اختیار پوچھ لیا تھا۔

"سوچ رہا ہوں اگر بکرا بھی بندے تاڑنے میں ماہر ہوا پھر۔۔۔۔۔؟" ان کے بے حد سنجیدگی سے کہنے پر سناور بھی اتنی ہی سنجیدگی سے انہیں دیکھا اور پھر کھلکھلا کر ہنس دی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

☆☆☆

"??????????

"???? ?? ????? ???? ???? ?????????

"??? ??? ?? ??? ???? ??????????? ????? ?? ???? ??? ??? ??? ??

???????"???? ??? ??? ????

"???? ???? ????? ???? ?? ????! ??? ?? ???? ?? ????? ???? ????? ????

?? ???? ???? ????? ???????" ?????? ?? ?? ??????

"?? ???? ???????? ?? ???? ?? ??????? ??? ??? ?? ??? ??? ??

?????? ?????? ???? ?? ??? ?????????? ???? ?? ??? ??? ??? ?? ????

??????

"?? ???????? ??? ?? ?? ??? ??? ?? ???? ?? ??? ??? ?????? ??

??? ??? ????? ???? ????? ??? ??? ??? ????? ???? ????? ??? ??? ???

?? ???? ???? ?? ?? "???????????" ?? ???? ??? "???????? ????

?? ?????? ??? ??? ????

"??? ??? ?? ????? ?? ???? ?? ????? ???? ?? ??? ??? ???? ??? ?? ??? ??

????? ??? ?? ?? ?????? ?? ?? ???? ???? ??? ?? ??? ???? ??? ??? ?? ??

?? ?? ?? ???? ?? ?? ??? ??? ???? ???? ???? ??? ??? ???? ?? ?? سے بولیں۔

"دوسرا بکرا کہاں ہے۔۔۔۔۔؟"

"امی حضور۔۔۔۔۔! کیا آپ واقعی اتنی معصوم ہیں جتنی اس وقت نظر آ رہی ہیں۔۔۔۔۔؟" صبی نے بغور ان کے چہرے کا جائزہ لیا۔

"کیا مطلب۔۔۔۔۔؟" امی کے تیور بگڑنے میں کوئی زیادہ وقت نہیں لگتا تھا اس لیے صبی نے فوراً پینترا بدل لیا۔

"امی حضور۔۔۔۔۔! چھوڑیے دوسرے بکرے کو۔۔۔۔۔ یہ اپنا شہزادہ بکروں سے کم تو نہیں۔۔۔۔۔ ماشاءاللہ قد و قامت می بالکل را کی جیسا ہے۔۔۔۔۔" صبی کو بکرے کی مدح میں اس سے بہتر تشبیہ نہ سوجھی تھی۔

"ہوں۔۔۔۔۔ گویا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بکرا را کی جیسا ہے یا را کی بکرے جیسا ہے۔۔۔۔۔" مہرین نے حل طلب مسئلہ اٹھایا تو سب ہی اپنی غور و فکر میں لگ گئے تھے جن میں سر فہرست را کی تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

مینا آپی نے سناور کے کمرے کا دروازہ آہستگی سے کھول کر اندر جھانکا۔۔۔۔غالباً کوئی فلم چل رہی تھی اور سناور فلم کے ساتھ ساتھ مزے سے چپس اڑا رہی تھی۔

"یہاں عیش کا عالم ہے اور ہم ہیں کہ راتوں کی نیندیں گنوا بھیٹے ہیں۔۔۔۔"وہ بڑبڑاتی ہوئی اندر داخل ہو گئیں۔

"سناور! کیا کر رہی ہو۔۔۔۔؟"

"کچھ خاص نہیں۔۔۔۔کیا کوئی کام تھا۔۔۔۔؟"اس نے ٹی وی پر سے نظریں ہٹا کر انہیں دیکھا۔

"ہاں کام ہی تھا۔وہ دراصل میں نازنین امی کے ساتھ کچن میں مصروف ہے۔۔۔۔"مہرین ابھی تک کالج سے نہیں لوٹی اور راکی کو میں نے دوپٹہ رنگوانے بازار بھیجا ہے۔۔۔۔"

اس لمبی چوڑی تمہید پر سناور نے خاصی حیرت سے انہیں دیکھا۔

"تو لے دے کر اب تم ہی رہ گئی ہو۔۔۔۔اس لیے تم

جا کر انیکسی کی ڈسٹنگ کر آؤ۔۔۔۔"انہوں نے حتی الامکان اپنے لہجے کو عام بنانے کی کوشش کی تھی۔

"گویا پکا انتظام کر کے آئی ہیں۔۔۔۔"وہ طویل سانس لے کر رہ گئی۔

"نواب صاحب وہیں موجود ہیں۔۔۔۔؟"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"نہیں بھئی۔۔۔۔وہ کچھ دیر قبل باہر گئے ہیں۔۔۔۔پلیز تم تھوڑی سی جھاڑ پونچھ کر آؤ ناں۔۔۔۔دو روز سے ان کا کمرہ صاف نہیں کیا گیا۔۔۔۔کیا سوچیں گے وہ ہمارے بارے میں۔۔۔۔بس دو منٹ کا کام ہے"

آر یو شیور آپی۔۔۔۔کہ وہ باہر گئے ہوئے ہیں۔۔۔۔"

اس نے مشکوک انداز میں انہیں دیکھا۔

"لو بھلا مجھے کیا ضرورت ہے جھوٹ بولنے کی۔۔۔۔"

وہ برا مناگئیں۔

"میں تو خود یہ کام کر آتی۔بس وہ گڈو کے اٹھنے کا ٹائم ہو گیا ہے اس لیے۔۔۔۔"

"اچھا آپی! جا رہی ہوں۔۔۔۔"وہ محض ان کی ناراضگی کے خیال سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

اگرچہ مینا آپی نے نواب حسان کی غیر موجودگی کا پورا یقین دلایا تھا مگر اس کے باوجود سناور کو کچھ شک سا تھا۔ اسی لیے دبے پاؤں کمرے کے دروازے تک آ کر اس نے کی ہول سے اندر جھانکا تھا۔کان لگا کر آہٹ سننے کی کوشش بھی کی تھی اور پھر چوری چوری گردن دروازے سے اندر ڈال کر آنکھوں کو سرچ لائٹ کی طرح حرکت دیتے ہوئے پورے کمرے کا جائزہ بھی لیا تھا اور ہر طرح کا اطمینان کرنے کے بعد ہی وہ کمرے میں داخل ہوئی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اس کی پہلی نظر سائیڈ ٹیبل پر فریم شدہ تصویر پر پڑی تھی۔

"ماشاءاللہ۔۔۔۔۔سامان تو اس طرح سیٹ کر رکھا ہے گویا گھر داماد بننے کا ارادہ ہو۔۔۔۔۔"اس نے ایک نظر چاروں طرف دوڑا کر فریم اٹھالیا تھا ہاتھ میں رائفل لیے ایک مردہ شیر کے اوپر پاؤں رکھ کر تصویر بنوائی گئی تھی۔

"ہونہہ! نواب کم قصاب زیادہ لگ رہے ہیں۔۔۔۔۔"

اس نے سر جھٹک کر تصویر واپس رکھ دی تھی۔۔۔۔۔کمرے میں صفائی کی کوئی زیادہ ضرورت تو محسوس نہیں ہو رہی تھی۔بس چند کتابیں بیڈ پر بکھری پڑی تھیں،انہیں سمیٹ کر میز پر رکھا۔بیڈ کور جھٹک کو دوبارہ بچھانے بعد پلٹی تو نظر جرابوں پر پڑی۔ایک جراب بیڈ کے قریب پڑی تھی دوسری کی تلاش بسیار کے بعد بیرونی دروازے کے قریب سے ملی تھی۔

"کہنے کو نواب مگر عادتیں گھسیاروں جیسی ہیں۔۔۔۔۔"

اسے امی کا تکیہ کلام یاد آگیا جو اکثر ایسے موقعوں پر صبی کے لیے وہ بولا کرتی تھیں۔اس نے ایک چٹکی میں جرابیں پکڑیں اور دوسری میں اپنی ناک۔

"غالباً ان کے ہاں جرابیں دھونے کا رواج نہیں۔۔۔۔۔"اس نے جرابیں جوتوں میں رکھنے کے بجائے ڈسٹ بن میں پھینکیں اور ہاتھ جھاڑنے لگی۔تب ہی ہلکا سا کھٹکا ہوا تو وہ چونک سی گئی اور اگلے ہی لمحے باتھ روم کا دروازہ کھلتے دیکھ کر اس کا دل اچھل کر حلق میں آگیا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اوئی امی۔۔۔۔۔!"وہ ایک لمحے کو اپنی جگہ ساکت ہوئی اور پھر کرنٹ کھا کر بیرونی دروازے کی طرف لپکی۔

"رک جاؤ۔۔۔۔۔"بھاری گونج دار آواز رعب و دبدبے سے آراستہ تھی۔سناور دروازے کا پٹ تھامے جہاں کی تہاں رہ گئی تھی۔سانس نجانے کہاں اٹکا تھا کہ کوشش کے باوجود نہ باہر نکلا نہ اندر آیا تھا۔۔۔۔۔دل فٹ بال کی مانند سینے کی دیواروں سے ٹکرا رہا تھا۔

"کون ہیں آپ۔۔۔۔۔؟"وہ دو قدم آگے بڑھے تھے اور سناور کے دانت یوں بجنے لگے تھے گویا منہ میں طبلہ فٹ کرا رکھا ہو۔جسم الگ بید مجنوں کی طرح کانپنے لگا تھا۔

"بھئی آپ نے اپنا تعارف نہیں کروایا۔۔۔۔۔"اس کی پشت پر دوبارہ آواز ابھری تھی۔

"مم۔۔۔۔۔مم۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔"اور یہی وہ لمحہ تھا جب اسے خیال آیا کہ اس وقت نہ تو اس کی پشت پر پرانڈہ جھول رہا ہے اور پیروں میں حسبِ معمول کھسہ تو در کنار

چپل تک موجود نہ تھی اور یہ خیال آتے ہی اسے اور نہ سوجا تو بندوق سے نکلنے والی گولی کی طرح وہاں سے بھاگ نکلی تھی۔

"ارے۔۔۔۔۔ارے۔۔۔۔۔رکو۔۔۔۔۔سنو"نواب صاحب پکارتے ہوئے اس کے پیچھے لپکے تھے۔مگر وہ تو یوں بھاگ رہی تھی جیسے بریک فیل ہو گئے ہوں۔اسی اندھا دھند بھاگ دوڑ میں وہ سامنے آتے ہوئے ستون کو بھی نہ دیکھ سکی تھی بلکہ شاید ستون کا ہی قصور تھا کہ وہ سناور کو اپنی طرف بھاگتے دیکھ کر بھی اپنی جگہ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کھڑا رہا تھا سوا گلے مے "ٹن" کی آواز کے ساتھ محترمہ شہزادی سناور افراسیاب خاک چاٹتے ہوئے سر پہ ناچتے ستاروں سے محفوظ ہو رہی تھیں۔

"دیکھا گر گئیں ناں؟" گولڈن کھسے میں پھنسے گورے گورے پاؤں اس کے عین سامنے آ رکے تھے۔

"اف اتنی بے عزتی۔۔۔۔۔ یہ کم بخت زمین بھی تو نہیں پھٹ رہی ورنہ اس میں سما جاتی۔۔۔۔۔" اس نے زور سے آنکھیں میچ لیں۔

"بھاگ بھی تو ایسی رہی تھیں جیسے کوئی بلا پیچھے لگ گئی ہو۔۔۔۔۔" انہوں نے قدرے جھک کر اسے بازو سے تھام کر اٹھنے میں مدد دی۔

"بلا کا نام تو انہوں نے بدنام کیا ہو گا جن کے پیچھے آپ نہیں لگے ہوں گے۔" بمشکل اٹھتے ہوئے وہ بند ہونٹوں سمیت چلائی تھی۔ ساتھ ہی پیشانی پر طلوع ہوتے گومڑ کو محسوس کرتے ہوئے اس نے سر پر پڑا دوپٹہ پیشانی سے نیچے کھینچ لیا تھا۔

ا"سس۔۔۔۔۔ سس۔۔۔۔۔ سلام صاحب۔" کوئی چاری نہ پا کر وہ بول اٹھی تھی۔

"وعلیکم السلام۔۔۔۔۔ لیکن سلام میں اتنے سین نہیں آتے۔ خیر یہ بتاؤ، کون ہو اور ہمارے کمرے میں کیا کر رہی تھیں؟"

"ملازمہ ہوں ساحب۔۔۔۔۔! کمرے کی صفائی کرنے گئی تھی۔۔۔۔۔" گومڑ کو بڑھتا ہوا حجم اسے پریشان کر رہا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ملازمہ۔۔۔۔۔ ہوں گویا اس گھر کے مکین اپنے ملازمین سے بہت اچھا سلوک روا رکھتے ہیں۔۔۔۔۔" وہ اس کے اچھے خاصے لباس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے تھے۔

"لیکن تم وہاں سے بھاگیں کیوں۔۔۔۔۔؟" انہیں اچانک خیال آیا۔

"میں ڈر گئی تھی۔۔۔۔۔؟"

"کیوں کیا ہم اتنے دراؤنے ہیں۔۔۔۔۔؟" وہ غالباً برا مان گئے تھے۔

"نن۔۔۔۔۔ نہیں تو نواب عالی۔۔۔۔۔ مم۔۔۔۔۔ میرا مطلب ہے جناب صاحب۔۔۔۔۔ افوہ۔۔۔۔۔" ہ بس ہکلا کر رہ گئی تھی۔

"یوں بھی اگر تم صفائی کے ارادے سے آئی تھیں تو تمہیں دروازہ کھٹکھٹا کر، ہم سے اجازت لے کر اندر آنا چاہئیے تھا یہ کیا چور کی طرح بلکہ چورنی کی طرح کمرے میں داخل ہوئیں اور پھر بھاگ کھڑی ہوئیں۔۔۔۔۔"

)افوہ۔۔۔۔۔ کہاں پھنس گئی میں۔۔۔۔۔)اس نے اپنے چکراتے ہوئے سر کو سنبھالا۔

"معاف کر دیجئیے حضور!۔۔۔۔۔ آئندہ ایسی غلطی نہیں ہو گی۔۔۔۔۔" جان چھڑانے کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہی سمجھ میں آیا تھا۔

"معاف تو ہم کر دیں گے بشرطیکہ تم ہمارے سوالوں کے ٹھیک ٹھیک جواب دو۔۔۔۔۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"جی فرمایئے۔۔۔۔؟"نواب صاحب نے ملازمہ سمجھ کر آنکھ اٹھا کر بھی اس کی طرف نہین دیکھا تھا سو وہ اطمینان سے ستون کے سہارے کھڑی ہوگئی۔

"یہ جو اپنی شہزادی سناور ہیں ۔۔۔۔"

"جی۔۔۔۔"وہ"اپنی"کہنے پر تڑپ اٹھی تھی۔نواب ساحب ایک دم گڑبڑا سے گئے۔

"میرا مطلب ہے جو آپ کی شہزادی سناور ہیں۔۔۔۔وہ دیکھنے میں کیسی ہیں۔۔۔۔؟"رازدارانہ انداز می پوچھا گیا تھا۔

"اف۔۔۔۔مینا آپی!مجھے واپس آلینے دیں۔۔۔۔آپ کا تو میں حشر کروں گی کہ۔۔۔۔"

"آپ نے بتایا نہیں۔۔۔۔"نواب صاحب نے اسے چونکا دیا۔

"وہ جی۔۔۔۔اوں۔۔۔۔سبی جیسی ہیں۔۔۔۔"اس نے کچھ لمحے سوچنے کے بعد کہا۔

"کیا۔۔۔۔؟کیا ان کی بھی مونچھیں ہیں۔۔۔۔؟"

"ہائیں۔۔۔۔تو کیا صبی کی مونچھیں ہیں۔۔۔۔؟"وہ صبی کی شکل سوچنے لگی۔

"لاحول ولا۔۔۔۔گویا اگر تمہیں یہ بھی نہیں معلوم تو تم شہزادی سناور کے بارے مین ہمیں کیسے بتاؤ گی کہ ان کی آنکھیں چمکدار ستاروں کی طرح روشن ہیں یا اماؤس کی رات جیسی۔۔۔۔؟ان کی ناک ستواں ہے یا چپٹی۔۔۔۔؟گالوں پر گلاب کھلتے ہیں یا گیندے کے۔۔۔۔؟ہونٹوں سے پھول جھڑتے ہیں یا پتھر

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کنکریاں۔۔۔۔؟اوران کی ہنسی رن جھم کرتی نرم پھوار جیسی ہے یا طوفانِ باد و باراں میں گرج چمک کا تاثر دیتی ہے۔ہاہ۔۔۔۔ہا۔۔۔۔ملازمہ تم نے ہمیں بہت مایوس کیا ہے۔۔۔۔"

وہ خود کلامی کے سے انداز میں بولتے چلے گئے تھے اور سناور کا بس نہیں چل رہا تھا کہ انہیں اٹھا کر زمین پر اتنی پٹخنیاں دے کہ محترم ستواں ناک، گیند اگلاب سب بھول جائیں اور طوفان باد و باراں میں گرج چمک کا مفہوب بھی انہیں خوب اچھی طرح سمجھ میں آجائے۔

"سمجھ میں نہیں آتا کیا کروں۔۔۔۔اتنے دن ہوگئے ہیں اور ابھی تک۔۔۔۔"وہ بڑبڑاتے ہوئے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گئے تھے۔سناور نے بھی کمرے کی صفائی کے ساتھ ساتھ نواب صاحب پر بھی لعنت بھیجی اور اپنا ماتھا سہلاتی ہوئی وہاں سے چل دی۔اب اس کا ارادہ مینا آپی سے جنگ وجدل کا تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بات عجیب ہی نہیں حیران کن اور نہایت پریشانی کا سبب بھی تھی۔مینا آپی نے گڈو کی نئی شرٹ دھو کر ٹیرس پر ڈالی تھی۔بعد میں ٹیرس سے کپڑے اتارتے ہوئے معلوم ہوا کہ شرٹ نیچے لان میں جا گری ہے۔بعد

میں شرٹ تو لان سے مل گئی مگر اس کی دونوں آستینیں اور آدھا دامن غائب تھا۔صبی میاں اپنی کتاب برآمدے میں تخت پر رکھ کر بھول گئے تھے۔اگلی صبح امام غزالی اور ابن خلدون کے اسباق کتاب سے پوری طرح غائب ہو چکے تھے اور اس وقت تو دادا حضور بھی پریشان ہوا ٹھے جب راکی ان کے سامنے پان کی گلوریاں سجا کر ان کے لیے پانی کا گلاس لینے گیا تھا واپس ایا تو پان کی گلوریوں کا نام ونشان تک نہ تھا۔راکی ددا

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سے یہ اگلوانے کی کوشش کر رہا تھا کہ اس عرصے میں ان کے پاس کون آیا تھا اور دادا کچھ بھی کہنے سے معذور نظر آ رہے تھے کیونکہ اس دوران انہیں صرف اونگھ آئی تھی اور بس۔۔۔۔۔

اسی شام مہرین نے گڈو کو پلیٹ بھر کے آلوؤں کے چپس دیے۔اسے برآمدے میں چھوڑا اور جب وہ اپنا چائے کا کپ لے کر واپس آئی تو چپس والی پلیٹ بالکل خالی تھی۔گڈو میاں کی نظریں سامنے دیوار پر چپکی تھی اور وہ خود گوتم بدھ کے مجسمے کی طرح ساکت تھے۔سب سے زیادہ صدمہ تو نازنین کو اس وقت اٹھانا پڑا جب اس کے دوپٹے میں دو بڑے بڑے نہایت ڈیزائن دار شگاف پڑے۔ یہ وہ دوپٹہ تھا جس پر وہ مہینے بھر سے کروشیے کا کام کر رہی تھی اور ارادہ عید پر پہننے کا تھا۔ اس صدمے کے زیرِ اثر گھر بھر کے سامنے داد و فریاد کی تھی کہ خدارا اس منحوس کو تلاش کیا جائے جو یہ کارنامے سرانجام دے رہا ہے۔

صبی تو ان دنوں اپنے راج دلارے بکرے کی سیوا میں مصروف تھا سو اس نے نازنین کی بات پر کان دھرنے کی زحمت ہی نہیں فرمائی۔۔۔۔نواب حسان نے ساری بات سننے کے بعد سارا الزام راکی کے سر ڈال دیا تھا کیونکہ کپڑے نگلنے کا عملی مظاہرہ وہ پہلی ملاقات میں ہی ان کے سامنے پیش کر چکا تھا۔ لیکن ان کی بات کو اس لیے تسلیم نہیں کیا گیا تھا کہ کتابیں نگلنے کا عملی مظاہرہ راکی نے ابھی نہیں کیا تھا۔مہرین کو پورا یقین

کہ تھا ساری اکرستانی صبی کی ہے کیونکہ سارے گھر میں ایک وہی بندہ ایسا تھا جو بیک وقت پان چپس کا شوقین تھا لیکن پھر سوال یہ پیدا ہوتا تھا کہ صبی کو نازنین کے دوپٹے اور گڈو کے شرٹ سے کیا دشمنی ہو سکتی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ہے۔۔۔۔لہٰذہ مسئلہ ابھی جوں کا توں برقرار تھا۔سناور بھی برآمدے میں تخت پر لیٹی اسی سوچ وبچار میں مصروف تھی اور ساتھ اپنی سوجی ہوئی ناک اور ماتھے پہ بنے گومڑ کو بھی سہلا رہی تھی جس کے باعث وہ دو دن سے سب کے ساتھ مل کر کھانا بھی نہیں کھا سکی تھی۔اسے اس حالت میں نواب حسان دیکھیں۔یہ بات کسی کو بھی منظور نہیں تھی۔ لہٰذہ کھانا تینوں وقت اس کی طبیعت کی خرابی کا بہانا کرتے ہوئے اس کے کمرے میں ہی پہنچایا جاتا رہا تھا اور سناور اس بات سے اتنی خوش تھی کہ اس نے دل ہی دل میں سوچ رکھا تھا کہ جونہی اسے نواب صاحب کے سامنے پیش ہونے کے لیے کہا جائے گا وہ ایک بار پھر ستون کو ٹکر مار دے گی۔

"سناور۔۔۔۔"مینا آپی کی آواز نے اسے بری طرح چونکا دیا تھا

"جی۔۔۔۔"اس نے سرتاپا اوڑھی ہوئی چادر چہرے سے ہٹا کر انہیں دیکھا۔خاصی مطمئن اور شاداں و فرحاں لگ رہی تھیں۔سناور کو یقین تھا کہ وہ انیکسی کی طرف سے آ رہی ہیں۔۔۔۔کیونکہ انیکسی سے واپسی پر نواب حسان کی خوبیوں کی فہرست ان کے پاس مزید لمبی ہو جاتی تھی جسے ہر روز از سرِ نو اسے سناتی تھی۔

"وہ۔۔۔۔میں نے نواب حسان سے تمہاری خرابی طبیعت کا ذکر کیا تھا۔وہ تمہاری عیادت کے لیے آنا چاہتے ہیں۔۔۔۔"انہوں نے درتے درتے اس سے کہا تھا اور وہ چند سیکنڈ میں اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔

"آپی! میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ کو بیٹھے بٹھائے کیا ہو جاتا ہے۔۔۔۔اب سوجی ہوئی ناک اور اس گومڑ کے ساتھ۔۔۔۔"

"جی نہیں۔۔۔۔بالکل ٹھیک ہے تمہاری ناک اور

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

گومڑ بھی بس غائب ہونے والا ہے۔ایک آدھ نظر میں تو انہیں پتا بھی نہیں چلے گا۔"

"فارگاد سیک آپی۔۔۔۔خواہ مخواہ میرا تماشا مت بنوائیں۔۔۔۔"اسے تاؤ آگیا تھا۔

"تماشا مین تمہارا نہیں تم ہمارا بنوا رہی ہو۔۔۔۔ہفتہ ہو گیا ہے نواب حسان کو یہاں آئے ہوئے، بس ایک جھلک دیکھنی ہے انہوں نے تمہاری اور تم ہو کہ خواہ مخواہ بہانے پر بہانا کیے جا رہی ہو۔کیا سوچتے ہوں گے ہمارے متعلق کہ ہم کویں خواہ مخواہ اس کام کو طول دیے جا رہے ہیں۔۔۔۔"

"بھاڑ مین جائیں وہ اور جہنم میں جائیں ان کی سوچیں۔۔۔۔"وہ دانت پیستی تخت سے نیچے اترنے لگی تھی کہ مینا آپی نے وہیں اسے دبوچ لیا تھا۔

"آرام سے یہاں بھیٹی رہو۔۔۔۔کھا نہیں جائے گا وہ تمہیں۔۔۔۔غضب خدا کا نرا لے ہی ڈھنگ ہیں محترمہ کے۔۔۔۔"مینا آپی کے غسے کا گراف اوپر ہی اوپر جا رہا تھا۔

"جانتی ہو دداا اور امی کتنی پریشان ہیں۔۔۔۔اگر وہ تم پہ ظاہر نہیں کرتے تو اس کا مطلب نہیں کہ تم سر پر چڑھتی جاؤ۔۔۔۔آرام سے بھیٹو اور خبر دار جو ہلیں یہاں سے۔۔۔۔"ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کوئی منتر پھونک کر سناور کو وہیں جامد و ساکت کر دیں۔۔۔۔اسے کڑی نگاہوں سے گھورتے ہوئے انہوں نے تکیے کے نیچے سے پراندہ چٹیا سمیت نکالا اور اس کے بالوں میں لگانے لگیں۔

"افوہ۔۔۔۔اب اس کی کیا ضرورت ہے۔۔۔۔"وہ چیخ پڑی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ضرورت ہے بے وقوف۔۔۔۔حسان کی والدہ کو لڑکیوں کے لمبے بال بہت پسند ہیں۔۔۔۔"

"تو پھر میں کیا کروں۔۔۔۔؟ یہ نقلی چٹیا میں ساری زندگی تو نہیں لگا سکتی ناں۔۔۔۔شادی کے بعد اگر۔۔۔۔"

"شادی کے بعد بھی کوئی بہانہ کیا جا سکتا ہے۔۔۔۔کہہ دینا چیونگم لگ گئی تھی، بالوں میں اس لیے کٹوا دیے۔۔۔۔"مینا آپی بہت دور تک سوچ چکی تھیں۔

"ارے۔۔۔۔وہ آرہا ہے احسان۔۔۔۔آرام سے بات کرنا اور دوپٹہ سر پہ ٹھیک سے اوڑھ لو۔۔۔۔"انہوں نے ایک دم بتایا تو سناور کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔

"آپی! میں بہت پزل ہو رہی ہوں۔۔۔۔"

"افوہ۔۔۔۔بہت بے وقوف ہو تم۔۔۔۔اور یہ رنگ کیوں پیلا پڑ رہا ہے تمہارا۔۔۔۔لو اب ہاتھ پاؤں بھی کانپ رہے ہیں سناور! میں کیا کروں تمہارا۔۔۔۔بھئی خود کو سنبھالو۔۔۔۔وہ نزدیک آگئے ہیں۔۔۔۔"مینا آپی سے تسلی تو کیا دیتیں۔الٹا اس کے چھکے چھڑا رہی تھیں اور اس کی تو یہ حالت تھی کہ اب روتی ہے کہ تب۔۔۔۔

"اچھا۔۔۔۔میں ذرا گڈو کو دیکھ لوں۔۔۔۔"انہوں نے بہانے سے اٹھنا چاہا مگر سناور نے مظبوطی سے اسی کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"آپی پلیز۔۔۔۔!آپ تو بیٹھی رہیں ط مجھے بہت گھبراہٹ ہو رہی ہے۔۔۔۔پتا نہیں کیسے دیکھیں گے مجھے۔۔۔۔"اس کی آواز میں بھی کپکپاہٹ اتر آئی تھی۔

"لو اور سنو۔۔۔۔بد تمیز آنکھوں سے ہی دیکھیں گے۔۔۔۔"انہوں نے اپنے سر پہ ہاتھ مارا۔

"اب مجھے جانے دو۔وہ برآمدے کی سیڑھیوں تک آگئے ہیں۔۔۔۔"انہوں نے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی۔

"کیا۔۔۔۔؟آگئے ہیں۔۔۔۔؟"سناور کی آنکھیں پھیلی اور اگلے ہی لمحے اس نے آپی کا ہاتھ چھوڑا تھا اور چھلانگ مار کر تخت سے نیچے اتر آئی تھی۔

"سناور۔۔۔۔نہیں بھئی، یہ بد تمیزی ہے۔۔۔۔"

اس کا ارادہ بھانپ کر وہ ایکدم اسے پکڑنے کو اٹھیں مگر ان کے ہاتھ میں صرف پراندہ تھا چٹیا سمیت، سناور تو محض دو قلانچوں میں مہرین کے بیڈ روم کی کھڑکی تک پہنچی اور دوسری طرف بیڈ پر چھلانگ لگا دی۔چند لمحوں بعد مہرین کے چلانے پر ہی اسے معلوم ہوا کہ وہ بیڈ پر نہیں خود مہرین پر سوار ہے۔۔۔۔ادھر مینا آپی کی گول گول گھومتی آنکھیں ہاتھ میں جھولتے پراندے کا نظارہ کر رہی تھیں۔

"یہ کیا ہو گیا۔۔۔۔؟"وہ اس ناقابل یقیں واقعے پر

ششدر رہ گئی تھیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اب کیا ہو گا ط؟"سناور کی عیادت کی دعوت انہوں نے خود دی تھی حسان کو۔

"بے عزّتی۔۔۔۔شدید بے عزتی۔۔۔۔کیا بتاؤں گی کہ بیمار صاحبہ ابھی ابھی ٹارزن کی طرح چھلانگیں لگا کر یہاں سے بھاگ گئیں ہیں۔۔۔۔"قدموں کی آواز نزدیک آ رہی تھی۔۔۔۔ان کا دل رونے کو چاہا۔۔۔۔مگر اگلے ہی پل وہ غڑاپ سے تخت پر پڑی چادر کے نیچے گم ہو چکی تھیں۔

"لگتا ہے طبیعت زیادہ ہی کراب ہے۔۔۔۔"نواب حسان نے تخت پر لیٹے بے سدھ وجود کو دیکھ کر فکرمندی سے سوچا۔۔۔۔پھر ہلکا سا کھنکھارے تاکہ سناور کو ان کی آمد کی اطلاع مل سکے۔اس کے جواب میں چادر کے پیچھے سے بھی ہلکا سا کھنکارنے کی آواز آئی تھی۔گویا وہ ان کی موجودگی سے واقف ہو چکی تھیں۔وہ چند لمحے منتظر رہے کہ محترمہ اٹھیں گی، شرفِ دیدار بخشیں گی اور انہیں تشریف رکھنے کو بھی کہیں گی مگر جب کوئی امید بر نہیں آئی تو وی اس بے اعتنائی کا سبب ان کی خراب طبیعت کو سمجھتے ہوئے خود ہی مونڈھا کھینچ کر تخت کے پاس بیٹھ گئے تھے۔

"سنا ہے۔۔۔۔دشمنوں کی طبیعت ناساز ہے۔۔۔۔"انہوں نے عیادت کا فرض نبایا۔

"دشمنوں کی طبیعت ناساز ہوتی تو میں بھنگڑا ڈال رہی ہوتی نہ کہ تخت پر ادھ موئی پڑی ہوتی۔۔۔۔"جواب تو ملا تھا لیکن بڑبڑاہٹ کی صورت میں۔نواب صاحب کی سماعتیں اس محظوظ تو نہ ہو سکیں مگر جواب کا مطالبہ دہرانا، اس لیے مناسب نہیں سمجھا کہ ہو سکتا ہے بولنے میں بھی تکلیف ہو۔

"اور کیا کیا مشاغل ہیں آج کل آپ کے۔۔۔۔؟"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ویٹ لفٹنگ کرتی ہوں اور والی بال کھیلتی ہوں۔۔۔۔۔بے وقوف انسان بیماری میں بندہ آرام کا مشغلہ ہی اپنا سکتا ہے۔۔۔۔"ایک اور بڑبڑاہٹ ابھری تھی۔۔۔۔نواب حسان بے چینی سے چادر کو گھورنے لگے تھے۔

آخر یہ چادر ہٹا کیوں نہیں دیتیں۔۔۔۔؟"وہ الجھ گئے۔ایک لمحے کے لیے دل چاہا جھٹکے سے چادر کا کونہ پکڑ کر کھینچ لیں اور وہ یہ کر بھی دیتے اگر آداب کے خلاف نہ ہوتا۔

"آپ نے کوئی دوا وغیرہ لی ہے۔۔۔۔"انہوں نے پہلو بدلا۔

"جی۔۔۔۔"مینا آپی نے اس دفعہ 'جی' پر ہی اکتفا کیا تھا۔۔۔۔لیکن اگلے ہی پل انہیں اپنے بال کھینچے جانے کا احساس ہوا۔وہ ایک لمحے کو سن سی ہو گئیں۔

"اوکے۔۔۔۔آپ فکر مت کیجیے گا۔۔۔۔انشاءاللہ۔آپ بہت جلد ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔۔"نواب حسان دل سے کہہ رہے تھے مگر مینا آپی کا خون کھول رہا تھا۔

"یہ شخص اتنا بد تمیز لگتا تو نہیں۔۔۔۔"ان کی لمبی چٹیا چادر سے باہر تھی اور مسلسل کھنچی جا رہی تھی۔

"ہمیں اجازت دیجیے پھر۔۔۔۔"

"میری طرف سے ہزار بار اجازت۔۔۔۔اچھا ہوا جو میری جگہ سناور نہیں تھی ورنہ ابھی یہاں تکہ بوٹہ کر دیتی تمہاری۔۔۔۔"انہوں نے دانت پیسے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اچھا پھر ہم چلتے ہیں۔۔۔۔"وناب صاحب پوری طرح مایوس ہو کر اٹھے تھے۔

"ہم دعا کریں گے،اللہ شفا دے۔اب چلتے ہیں۔۔۔۔"انہوں نے آخری نظر چادر پر ڈالی اور سر جھکا کر چل دیے۔

"اارے بد بخت جانا ہے تو جاؤ۔۔۔۔میری چوٹی کو باپ کا مال سمجھ کر لے جا رہے ہو کیا۔۔۔۔؟"

چوٹی مسلسل کنچی چلی جا رہی تھی اور تکلیف کی شدت سے ان کی آنکھیں بھر آئی تھیں۔۔۔۔چند لمحے بعد جب درد ناقابل برداشت ہو گیا تھا تب انہوں نے ایک جھٹکے سے چادر ہٹائی اور اگلا لمحہ بے حد حیرانی کا تھا۔۔۔۔کیونکہ ان کی چوٹی تخت سے نیچے جا رہی تھی۔انہوں نے سر اٹھا کر دیکھا۔۔۔۔نواب حسان انیکسی کا دروازہ پار کر چکے تھے۔

"تو پھر یہ کون ہے۔۔۔۔؟"انہوں نے درتے درتے تخت سے نیچے جھانکا اور اگلے ہی پل ان کی آنکھیں پھیل کر

کانوں سے جا لگی تھیں۔

"گڈو کی شرٹ،صبی کی کتاب،دادا کا پان،چیپس،نازنین کا دوپٹہ اور میری چوٹی۔۔۔۔ہائے میری چوٹی۔۔۔۔میرے بال۔۔۔۔آ۔۔۔۔آ۔۔۔۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

چھت پھاڑ چیخوں نے گھر کے در و دیوار کو ہلا دیا تھا اور جہاں گھر کا ہر فرد ان کی طرف بھاگا چلا آیا تھا وہاں تخت کے نیچے بھیٹا بکرا ابھی گھبرا کر بھاگ کھڑا ہوا تھا۔ سناور اور مہرین بیڈ روم کی کھڑکی سے بیک وقت پھلانگنے کی کوشش میں پھنس کر رہ گئی تھیں۔ امی اور نازنین جب برآمدے میں پہنچیں تو راکی اور صبی، تخت پر اچھلتی مینا آپیٔ سے ان کی چیخوں کا سبب پوچھنے مین ہلکان ہوئے جا رہے تھے۔ جبکہ مینا آپی کا ایک اشارہ بکرے کی طرف تھا اور دوسرا اپنے بالوں کی طرف۔۔۔۔۔

"ارے وہ گیا۔۔۔۔" ددا بھی اپنے کمرے سے نکلے تھے اور نظر سیدھی بکرے پر جا پڑی تھی جس کا رخ بیرونی گیٹ کی جانب تھا۔

"وہ باہر نکل جائے گا۔۔۔۔ وہ نکل رہا ہے طارے بد بختو، بھاگو ورنہ ہاتھ ملتے رہ جاؤ گے۔۔۔۔" ان کی دہائی کے جواب میں متحرک ہونے کے بجائے سب لوگ ساکت ہو گئے تو انہوں نے آگے بڑھ کو زور سے اپنی لاٹھی راکی کی کمر پر جڑ دی تھی۔ جس پر راکی نے فل سپیڈ میں بھاگ کر بکرے کے گلے میں بندی رسی کو قابو کر لیا تھا جس کے نتیجے میں راکی کو گھسیٹ کر گیٹ سے باہر لے جانے میں بکرے کو کوئی مشکل پیش نہین آئی تھی۔ صبی اس کے پیچھے بھاگا تھا۔

"نہیں، یہ اس کے بس کا روگ نہیں اس قابل کہاں۔۔۔۔ مجھے ہی کچھ کرنا ہو گا۔۔۔۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ددا نے پھرتی سے زیروانی کے بٹن کھولے، مہرین نے اتارنے میں مدد دی۔ چھڑی ان کے ہاتھ میں تھمائی اور ہمت مرداں کا نعرہ لگاتے ہوئے جو ددا نے دوڑ شروع کی تو پہلے ہی مرحلے پر ٹکراؤ ستون سے ہو گیا۔۔۔۔ نازنین اور سناور نے آگے بڑھ کر نہ تھاما ہوتا تو وہ چاروں شانے چت ہو چکے ہوتے۔

"نہیں۔۔۔۔ نہیں چھوڑو مجھے۔۔۔۔ ابھی مجھ میں اتنا دم خم ہے کہ میں بکرا۔۔۔۔ ہائے۔۔۔۔؟" آخری سیڑھی دقّت سے ہی سہی مگر بہر حال پار کر لی تھی۔

"کیا ہوا۔۔۔۔ یہ شور کیا تھا۔۔۔۔؟" نواب حسان جانے کب نازل ہوئے تھے، ان کی آواز سنتے ہی مہرین اور نازنین نے سناور کو اپنے عقب میں چھپا لیا تھا۔

"ہمارا بکا بھاگ گیا ہے۔۔۔۔"

"بکرا بھاگ گیا۔۔۔۔ مگر وہ تو ددا۔۔۔۔" حسان نے حیرت سے گیٹ کی طرف بھاگتے ہوئے ددا کو دیکھا۔

"افوہ بھی۔۔۔۔ وہ تو کافی پلے بھاگ گیا تھا۔۔۔۔" امی نے فوراً وضاحت کر دی تھی۔

"اچھا۔۔۔۔ اچھا۔۔۔۔ آپ فکر نہ کریں، ابھی لے آتے ہیں۔۔۔۔" نواب صاحب نے تسلی دینے والے انداز میں کہا اور ساتھ ہی اپنا سلیم شاہی کھسہ بغل میں دیا بایا اور چند لمحوں میں ہی نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ ددا البتہ کافی دیر بعد منظر سے گائب ہوئے تھے۔ اور تب ہی ان تینوں مینا آپی کا خیال آیا تھا جو امی کی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

گود میں سر رکھے آٹھ آٹھ آنسو بہا رہی تھیں۔ان تیوں نے ابری باری ان کے بالوں کی حالتِ زار پر اظہارِ افسوس کیا جو بکرے کی جگالی کے باعث کافی خراب اور کاٹنے کے لائق ہو گئے تھے۔

"گڈو کے پاپا کو تو میرے بال بہت پسند تھے۔۔۔۔۔اب انہیں کیا بتاؤں گی۔۔۔۔۔؟"

"کہہ دیجئے گا۔ بالوں کو چیونگم لگ گئی تھی۔اس لیے کاٹ دیئے۔"سناور نے ان کا مشورہ انہی کو لوٹا دیا تو ان کے رونے میں شدت آگئی۔

رات گئے تک وہ سب لوگ جانے والوں کا انتظار کرتی رہیں۔ پھر وہ سب تو لوٹ آئے مگر جس کو لینے گئے تھے وہ ساتھ نہ آیا تھا۔۔اس بھرپور ناکامی پر جہاں سب شرمندہ تھے وہاں صبی رنجیدہ بھی تھا۔ایک تو بکرے کی گمشدگی اور دوسرا ان طعنوں کی بدولت جو بکرے کی وجہ سے اسے سننے پڑے تھے۔ پھر دو روز ہو گئے۔ مینا آپی اپنے بالوں کا سوگ مناتی رہیں، صبی بکرے کی گمشدگی کا۔۔۔۔۔ تیسرے روز دادا مسجد سے نماز پڑھ کر نکل رہے تھے جب چند گھر چھوڑ کر رہنے والے

متین صاحب نے ان سے ایک نہایت اہم مسئلہ ڈسکس کیا جس میں سب سے زیادہ پریشانی کی بات یہ تھی کہ بعض کپڑے گھر سے پرے غائب تھے اور بعض آدھے آدھے۔

"واہ۔۔۔۔۔ سبحان اللہ۔۔۔۔۔ میں جانتا ہوں، ایسا کیوں ہو رہا ہے" دادا نے خوشگوار انداز میں کہا تھا۔ پھر اسی وقت وہ اپنی پوری فوج سمیت متین صاحب کے گھر وارد ہوئے اور لان مین چھپے بیٹھے بکرے کو برآمد کر کے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ہی واپس آئے۔ صبی بکرے کو قابو کرنے کے لیے، دو دو رسوں کا انتظام کر رہا تھا۔ جبکہ مہرین اور سناور مینا آپی کو قابو کر رہی تھیں۔ جن کا کہنا تھا کہ اس بکرے کی قربانی آج ہی کی جائے گی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"مینا آپی۔۔۔۔۔"آج دوپہر کھانے میں کیا بناؤں۔۔۔۔۔؟"سناور نے کچن میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔ مینا گڈو کے لیے کسٹرڈ بنا رہی تھیں۔

"جو دل چاہے بنالو۔۔۔۔۔"انہوں نے قدرے روکھے پھیکے انداز میں کہا تو وہ طویل سانس لے کر رہ گئی۔ وہ کل سے اس سے یونہی ناراض تھیں۔

"مینا آپی۔۔۔۔۔ مینا آپی۔۔۔۔۔!"راکی زور زور سے پکارتا ہوا آیا تھا۔

"وہ نواب صاحب آئے بیٹھے ہیں، گالباً کوئی فون کرنا چاہ رہے ہیں۔۔۔۔۔"

"انہیں بٹھاؤ۔۔۔۔۔ مین آرہی ہوں۔۔۔۔۔"مینا آپی اس سے کہہ کر چولہا بند کرنے لگی تھیں۔

"یہ بیچارہ یونہی خوار ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ کہہ دیتی ہوں اس سے بوریا بستر باندھے اور جائے یہاں سے۔۔۔۔۔"وہ بڑبڑاتے ہوئے باہر نکل گئیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"بڑا احسان ہو گا مجھ پر۔۔۔۔ کہہ دیجیے میری بلا سے۔۔۔۔ ہونہہ۔۔۔۔" وہ کچن سے باہر لی گئیں تب اس نے دل کی بھڑاس نکالی۔

"نجانے کیا ہو گیا ہے سب لوگوں کی عقل کو۔۔۔۔ اور میری تو سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ اتنے دنوں سے اس مصنوعی پن سے اکتائے کیوں نہیں۔۔۔۔ مصنوعی

بولنا، اٹھنا بیٹھنا، مصنوعی روایات اور تو اور بال بھی مسنوعی۔۔۔۔ اف۔۔۔۔ اگر غلطی سے بھی محترم مجھے پسند کر بھیٹے تو میری تو زندگی عذاب بن جائے گی ناں۔۔۔۔؟" وہ بولتے بولتے چاول نکال کر چننے لگی تھی۔

مینا آپی لاؤنج میں پہنچیں تو نواب حسان گہری سوچ میں گم تھے۔ وہ بغور انہیں دیکھتے ہوئے سامنے سوفے پر بیٹھ گئیں۔

"راکی بتا رہا تھا کہ پ کوئی فونکر ناچاہ رہے تھے۔۔۔" مینا آپی کی آواز پر وہ چونک گئے۔

"جی ہاں۔۔۔۔ میں نے سوچا، والدہ محترمہ کی خیریت معلوم کر لی جائے۔"

"بہت نیک خیال ہے لیکن اس میں اجازت لینے کی کیا ضرورت تھی۔ فون آپ کے سامنے پڑا ہے۔ جیسے چاہیں استعمال کریں۔۔۔۔" نواب ساحب سے بات کرتے ہوئے ان کا لہجہ خود بخود مہذب ہو جاتا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"بہت شکریہ" انہوں نے فون اپنی طرف کھسکایا اور نمبر پریس کرتے ہوئے کن اکھیوں سے مینا آپی کو دیکھا، وہ غالباً تخلیہ چاہتے تھے مگر مینا آپی دھیٹ بنی بھرپور بے نیازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پاندان کھول کر بیٹھ گئی تھی۔ درحقیقت کام نواب حسان صاحب کی طرف لگے ہوئے تھے۔ چند لمحے بعد نواب نے بات شروع کی تو وہ اپنی جگہ ساکت ہو گئیں۔ ہاتھ روک کر سماعتوں پر پورا زور دیا مگر نواب ساحب بھی اپنے نام کے بس ایک ہی تھے۔ پورے پندرہ منٹ بات کی مگر ان کی "من۔۔۔۔ من" کے سوا مینا آپی کو کچھ سنائی نہیں دیا تھا۔

"اللہ جانے کیا کیا شکایتیں کیے جا رہا ہے۔۔۔۔" وہ اندر ہی اندر کھلی جا رہی تھیں۔ تب ہی نواب حسان ریسیور رکھ کر ان کی طرف پلٹے۔

"گھر میں سب لوگ ٹھیک ٹھاک ہیں۔ والدہ محترمہ آپ سب کو سلام کہہ رہی تھیں۔۔۔۔"

"وعلیکم السلام۔۔۔۔ وعلیکم السلام۔۔۔۔"

"مینا آپیٔ! آپ ہمیں پان نہیں کھلائیں گی کیا۔۔۔۔؟" گھر بات کرنے کے بعد وہ کافی ہشاش بشاش لگ رہے تھے۔

"پان۔۔۔۔؟" مینا آپی گڑبڑا سی گئیں۔

"جی۔۔۔۔ جی۔۔۔۔ پان ہمارے ہاں سب ہی بہت شوق سے کھاتے ہیں۔۔۔۔ والدہ محترمہ تو پاندان تخت سے ہٹانے ہی نہیں دیتیں۔۔۔۔ بسا اوقات دیوان کانے سے چالیس پچاس گلوریوں کی مانگ آجاتی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ہے۔لہٰذہ وہ تو ہر وقت چھالیہ کترنے میں مصروف رہتی ہیں۔تاکہ عین وقت پر پریشانی نہ ہو۔۔۔۔۔پان کی گلوریاں بنا کر زردہ خاصدان میں الگ رکھ دیا جاتا ہے"

"ہائیں۔۔۔۔۔خاصدان۔۔۔۔۔۔پاندان۔۔۔۔زردہ۔۔۔۔۔"مینا آپی کے فرشتوں کو بھی خبر نہ تھی کہ پان کیسے تیار کرتے ہیں(جل تو جلال تو۔۔۔۔۔آئی بلا کو ٹال تو۔۔۔۔۔)ان کے ہونٹ ورد کرنے لگے۔

"پہلے کیا لگاتے ہیں۔۔۔۔۔کتھا،چونا،یا چھالیہ؟"

ان کے ہاتھ میں پتا لرزنے لگا تھا اور وہ کسی غیبی سہارے کو یاد کر رہی تھیں۔آنکھوں کے سامنے اندھیرا جانے کیوں چھا رہا تھا۔

"اف۔۔۔۔۔ایک تو مین اس غرارے کے ہاتھوں۔۔۔۔۔"

"امی حضور۔۔۔۔۔امی حضور۔۔۔۔۔"امی کی آواز نے جیسے مردہ تن میں جان ڈال دی تھی۔امی بھی جیسے آتے ہی صورتحال بھانپ گئی تھی۔آتے ہی فوراً پاندان ان کے ہاتھ سے لے لیا۔

"ارے ادھر دو۔۔۔۔۔میں کو دپان بناتی ہوں بچے کے لیے۔۔۔۔۔"وہ اس ہنر سے خوب واقف تھیں۔لہٰذہ چند منٹ میں تیار شدہ پان ان کے سامنے تھا۔اور وہ وناب ساحب ہی کیا جو تکلفات کو پیچھے چھوڑ دیں۔جھٹ سے پان لیا اور مینا آپی کو پیش کر دیا۔۔۔۔۔وہ بیچاری ہکا بکا سی آنکھیں پٹپٹاتے انہیں دیکھے گئیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"لیجئے ناں مینا آپی۔۔۔۔۔"ان کے اصرار پر انہوں نے بادل نخواستہ پان اٹھا کر منہ میں رکھ لیا تھا۔اب انہیں کیا بتاتیں کہ انہیں پان سے الرجی ہے۔پان کھانا تو درکنار وہ اس کی خوشبو سے بھی دور بھاگتی ہیں۔مگر اب تو مجبوری تھی ناں،کیا سوچتے نواب ساحب۔

کہ نواب کا ندان سے تعلق رکھتی ہیں اور پان نہیں کھاتیں۔لہٰذہ اپنی خاندانی نوابی کو مشکوک ہونے سے بچانے کے لئے انہوں نے پان میں دبا لیا تھا۔۔۔۔اور پانچ،دس منٹ کی لگاتار دعاؤں کے بعد نواب ساحب منہ میں دوسرا یا غالباً تیسرا پان دبائے وہاں سے اٹھے تھے،تو مینا آپی منہ پر ہاتھ رکھے ابکائی روکتے ہوئے سیدھی باتھ روم کی طرف بھاگی تھی۔

"بہت خوب۔۔۔اور جوڑیے نواب حسان جیسے خالص نواب سے رشتہ۔۔۔۔۔تھوڑی دیر میں یہ درگت بنا گئے محترم۔۔۔۔۔"سناور ہانپتی کانپتی مینا آپی کو دیکھ کر سوچ رہی تھی

☆☆☆

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سونے کے بالے، کلائیوں میں دو بڑے بڑے سونے کے کڑے، گلے میں جھولتا لاکٹ۔ گاڑی سے برآمد ہونے والی خاتون کا حلیہ ہی نہیں انداز واطوار اور چال ڈھال سے بھی ایسی بھرپور تمکنت اور شائستگی لئے ہوئے تھی کہ تکت پر نیم دراز دادا کے حقے کی گڑ گڑ غیر معمولی طور پر طویل ہو گئی تھی اور امی جو سر پر مہندی تھوپے درختوں سے چن چھن کر آتی دھوپ سے لطف اندوز ہو رہی تھیں۔ آؤتاؤ دیکھے بغیر وہاں سے روانہ ہوئیں تو باتھ روم میں جا شاور تلے ہی دم لیا۔

مینا آپی نے خاتون کو پہچانتے ہی دادا کے کان میں سرگوشی کی۔ یہ محترمہ مہناز صاحبہ تھیں، نواب حسان کی والدہ۔۔۔۔ مینا آپی نے انہیں پورے پروٹوکول کے ساتھ خوش آمدید کہا، ڈرائنگ روم میں بٹھایا۔ راکی کو باورچی خانے میں چائے، پانی کے لیے دوڑایا اور باقی فوج کو سناور کی تلاش میں۔۔۔۔ جو آدھے گھنٹے کی بھرپور مشقت کے بعد شہزادی سناور کو پائیں باغ میں

آپ کے درخت کی سب سے بلند شاخ سے اتارنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔

"افوہ۔۔۔۔ کون سی قیامت آ گئی ہے جو دو منٹ سبر نہیں ہو سکا تم سے۔۔۔۔" وہ بمشکل کیریوں تک پہنچ پائی تھی، سو اب سخت جھنجھلائی ہوئی اتری تھی۔

"قیامت ہی نہیں، آفت ہیں آفت۔۔۔۔"

"کون۔۔۔۔؟" بالوں میں اٹکے پتوں کو نکالتے ہوئے وہ چونک گئی۔

"آپ کی ساس۔۔۔۔ میرا مطلب ہے متوقع ساس۔۔۔۔" مہرین کافی پرجوش انداز میں بتا رہی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"او۔۔۔۔ نو۔۔۔۔ وہ ایک عدد نواب ساحب تو بھگتائے نہیں گئے اوپر سے یہ دوسری مصیبت۔۔۔۔" وہ کلس کر رہ گئی تھی۔

"تو آپ اس دوسری مصیبت کے نزول پر ہی اپنے رنگ ڈھنگ بدل لیں۔۔۔۔" یہ نصیحت صبی کی طرف سے آئی تھی جو بکرے کی کشادہ پیشانی پر مہندی سے بیل بوٹے بنا رہا تھا اور بکرے صاحب اس کی آستین کو منہ میں لینے کی تگ و دو کر رہے تھے۔

"میرے رنگ ڈھنگ میں ایسی کوئی برائی نہیں جو میں انہیں بدلنے کی کوشش کروں۔۔۔۔ یہ تمہاری مینا آپی کو ہی اوٹ پٹانگ سوجھتی ہے۔۔۔۔ لے کے مجھے بھی موم کی ناک بنا دیا جدھر چاہتا ہے موڑ دیتی ہیں۔ کچھی چوٹی لگائی جا رہی ہے۔۔۔۔ تو کبھی پان بنانا سکھا رہی ہیں۔ آداب تسلیمات حفظ کرتے زبان گھس گئی ہے میری۔۔۔۔ اور مجھے تو لگتا ہے بات پکی ہونے پر مجھے اردو فاضل کا کورس کروا کر ہی رہیں گی توبہ۔۔۔۔ بھاڑ میں گئی ایسی شادی۔۔۔۔ بھئی اس سے اچھا ہے بندہ کنوارہ ہی مر جائے۔۔۔۔ میرا نہیں خیال کہ جنت میں کنواروں کا داخلہ ممنوع ہو گا۔۔۔۔"

اس کی زبان فراٹے بھر رہی تھی تو کوئی دوسرا بولنے کی جرات کیونکر کرتا سو کان دبائے خاموشی سے کھڑے رہے اور جوں ہی اس نے اپنے کمرے کی طرف قدم بڑھائے، نازنین مینا آپی کی طرف بھاگی اور مہرین امی کی طرف۔ مینا آپی کچن میں دوپہر کے کھانے میں مصروف تھیں۔ ان کی بڑبڑاہٹ سے اندازہ ہوتا تھا کہ سانس کے ساتھ ساتھ ہاتھ پیر بھی پھولے ہوئے ہیں۔۔۔۔ کام ذرا سا بڑھ جاتا تو ان کا ہمیشہ ہی یہ حال ہوتا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"کہاں مر گئی تھیں تم۔۔۔۔؟ایک تو سب کی سب ایک ساتھ گائب ہو جاتی ہیں۔۔۔۔وہ را کی بد تمیز اجی تک بازار سے نہیں لوٹا۔۔۔۔کسی دکان کے تھڑے پر بیٹھا حساب کر رہا ہو گا کہ کس چیز کی قیمت بڑھا کر اپنے لیے بچت کر سکتا ہے۔۔۔۔ایک نمبر کا حرام خور ہے۔۔۔۔اوپر سے یہ گوشت گلنے میں نہیں آرہا۔۔۔۔اور تم کھڑی منہ کیا دیکھ رہی ہو۔آٹا ہی گوندھ لو۔۔۔۔لیکن پہلئ یہ تھوڑا سا کسٹرڈ ٹھنڈا کر کے گڈو کو دے آؤ۔ضد میں آگیا تو سب دھرا کا دھرا رہ جائے گا۔تم لوگوں سے وجھے اتنی بھی امید نہیں کہ تیار شدہ کھانا وقت پر میز پہ چن دو۔۔۔۔"

انہوں نے کھٹاک کھٹاک پتیلیوں کے ڈھکن بند کیے۔۔۔۔نازنین نے پرات چھوڑ کو کسٹرڈ ہاتھ میں لیا۔۔۔۔اسے ٹھنڈا کر کے گڈو کو دیا اور گڈو کو صبی کے حوالے کر کے پھر سے کچن میں بھاگی چلی آئی۔مینا آپی بریانی دم کر رہی رتھیں۔

"ذرا جلدی جلدی ہاتھ چلا کر آٹا گوندھ لو۔۔۔۔"ان کی حسبِ ہدایت نازنین نے پرات اٹھائی ہوئی تھی جب نیا حکم جاری ہو گیا۔

"ایک منٹ رکو ذرا۔۔۔۔یہ سلاد کے لیے چیزیں کاٹ لو پہلے۔۔۔۔میں کسٹرڈ فریزر میں رکھ دوں، ٹھنڈا ہونے کے لیے۔۔۔۔۔"

وہ حکم کی غلام سلاد بنانے لگی۔۔۔۔ابھی دو منٹ بھی نہیں گزرے ہوں گے جب مینا آپی دوبارہ اس کی طرف متوجہ ہو گئیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"توبہ ہے، گھنٹہ ہو گیا ہے تمہیں سلاد بناتے ہوئے۔۔۔۔ادھر لاو چھری۔۔۔۔تم ایسا کرو، ہرا دھنیا، ہری مرچ اور ایک ٹماٹر باریک باریک کاٹ کر گوشت کے اوپر چھڑخ دو اور آنچ ذرا ہلکی کر دو۔۔۔۔"نازنین چھری ان کے ہاتھ مین تھما کر طویل سانس لیتی ہرا دھنیا چھننے لگی۔

تھی۔

"لو بھئی، یہ سلاد تو بن گیا۔اب میں جلدی سے روٹیاں۔۔۔۔ارے۔۔۔۔"ان کی نظر خالی پرات پر جا پڑی تھی اور ساتھ ہی تیوری چڑھ گئی تھی۔

"غضب خدا کا۔۔۔۔نازنین دو گھنٹے پہلے میں نے تمہیں آٹا گوندھنے کو کہا تھا اور تم ہو کہ۔۔۔۔حد ہو گئی بھئی سستی اور کاہلی کی۔۔۔۔"

"آپی۔۔۔۔اس وقت سے تو آپ۔۔۔۔"

"اب آہا دھاپی کر کے معصوم بن جاؤ۔۔۔۔بنو بی آگے چل کر یوں گزارا نہیں ہوتا۔۔۔۔دو کے بجائے چار ہاتھوں سے کام کرو تو سسرال والے تب کہیں نہ کہیں سے نقص نکال ہی دیتے ہیں۔۔۔۔اب ہٹو یہاں سے، مزید دیر کراؤ گی کیا۔۔۔۔؟میں خود ہی گوندھ لیتی ہوں آٹا بھی۔۔۔۔خدا جانے میرے بعد یہ گھر کیسے چلتا ہو گا ط"وہ گسے مین کچھ زیادہ ہی پھرتیلی ہو گئی تھیں۔۔۔۔نازنین چند لمحے کھڑی رہی پھر دبے پاؤں کچن سے باہر آگئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"پتا نہیں شادی کے بعد بڑی بہنیں ایسی کیوں ہو جاتی ہیں۔۔۔۔۔؟" وہ سوچتی ہوئی سناور کی طرف آگئی تھی۔ جہاں مہرین سناور کے سامنے ہاتھ جوڑنے کے بعد گھٹنے ٹیک رہی تھی کہ وہ اپنا حلیہ درست کر کے اپنی ساس کو سلام عرض کر آئے لیکن سناور تو گویا قسم کھائے بیٹھی تھی کہ آج کسی وہ کسی ڈرامے کا حصہ نہیں بنے گی۔

"بے وقوف لڑکی۔۔۔۔! ذرا اپنی عقل کو ہاتھ مارو اور سوچو کہ بال کٹوانے، جینز پہننے یا انگریزی ادب پڑھنے سے ہماری نوابی میں کوئی کمی واقع نہیں ہو گی۔۔۔۔ہاں اگر انہیں اٹھارویں صدی کے نوابوں سے رشتہ جوڑنا ہے تو وہ بخوشی یہاں سے جا سکتے ہیں۔۔ ہم کیوں خواہ مخواہ مصنوعی چیزوں کا سہارا لے رہے ہیں ان کے لیے۔ اتنے دنوں سے ہم اپنی مرضی سے ہنس نہیں رہے، بول نہیں رہے۔ مبادا انہیں کوئی بات بری نہ لگ جائے۔ صبی اپنے دوستوں کو گھر لانے سے کتراتا ہے کہ کہیں گھر کا ماحول دیکھ کر وہ اس کا مذاق نہ اڑانے لگیں۔ امی

کو پاندان اور اگالدان کے سوا کچھ اور سوجھتا ہی نہیں۔۔۔۔ مینا آپی ہیں تو تینوں وقت نت نئے کھانے بنا کر مجھے سگھڑ اور سلیقہ مند ثابت کرنے میں ہلکان ہوئی جا رہی ہیں۔۔۔۔ دد البتہ اس ساری صورتحال سے بہت خوش نظر آ رہے ہیں۔ وہ تو کسی صورت اس نواب کو ہاتھ سے نکلنے نہیں دینا چاہتے۔۔۔۔ یہ کوئی نہیں سوچتا کہ شادی دو دن کا نہین، عمر بھر کا بندھن ہے۔۔۔۔ کہاں تک بدلوں ی میں خود کو۔۔۔۔؟ اپنا آپ مار کر ان روایات کی پاسداری کر سکوں گی جن کی مجھ سے توقع کی جائے گی۔۔۔۔ اور۔۔۔۔ میں۔۔۔۔ میں خود کو امر نا نہیں چاہتی۔۔۔۔ میں دھوکا دے کر کسی کی زندگی میں شامل نہیں ہونا چاہتی۔۔۔۔ اگر وہ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

خالص میری ذات کو اچھائیوں، برائیوں سمیت قبول کر سکیں تو ٹھیک ورنہ یہ روز روز کی ڈرامہ بازی اب مجھے سے نہیں ہوتی۔ میں اپنے اصل حلیے سمیت نواب حسان کی والدہ کے سامنے نہیں جاؤ گی ورنہ نہی۔۔۔۔"

"ورنہ۔۔۔۔؟" غصیلی آواز پر سناور کے ساتھ ساتھ مہرین اور نازنین بھی چونک گئی تھیں۔ مینا آپی دروازے میں کھڑی خشمگیں نگاہوں سے اسے گھور رہی تھیں۔

"میں ٹھیک کہہ رہی ہوں آپی! پلیز آپ بھی مجھے مجبور مت کیجئے گا۔۔۔۔" اس نے دوٹوک لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔ جواباً مینا آپی نے مہرین اور نازنین کو باہر جانے کا اشارہ کیا اور ان کے نکلتے ہی کٹاک سے دروازہ بند کر دیا تھا۔

"آج مینا آپی کو منہ کی کھانی پڑے گی۔ سناور کے ارادے بہت اٹل ہیں۔۔۔۔" نازنین کے خیال سے مہرین پوری طرح متفق تھی لیکن اس وقت وہ مر جانے کی حد تک حیران رہ گئی تھیں جب دروازہ کھلنے پر انہوں نے میرون چوڑی دار پائجامے اور سیاہ کرتے دوپٹے میں ملبوس سناور کو دیکھا جو ان پر ایک بھی نظر ڈالے بغیر اپنی پشت پر لمبی چٹیا لہراتے ہوئے ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گئی تھی اور چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ سجائے مینا آپی اس کے پیچھے پیچھے تھیں۔

"مجھے یقین نہیں آ رہا۔۔۔۔" مہرین کی حیرت میں ڈوبی آواز ابھری تھی اور وہ دونوں کھوئے کھوئے سے انداز میں ڈرائنگ روم کی چل دی تھیں۔ جہاں شہزادی سناور بڑے ادب سے جھک کر نواب حسان کی والدہ کو آداب کہہ رہی تھیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ماشاءاللہ۔۔۔۔ماشاءاللہ۔۔۔۔ جیتی رہو۔۔۔۔آؤ یہاں، میرے پاس بیٹھو۔۔۔۔"انہوں نے پہلی نظر میں ہی گویا اسے اوکے کر دیا تھا۔

"ماشاءاللہ۔۔۔۔بال بھی کافی لمبے ہیں۔۔۔۔"ستائشی انداز میں کہتے ہوئے انہوں نے اس کی چٹیا کو چھوا تھا۔

"آہستہ پکڑیے۔۔۔۔ورنہ گر جائیں گے۔۔۔۔"سناور کی بڑبڑاہٹ بس مینا آپی ہی سن سکی تھیں۔

"بہت خوبصورت اور چمکدار ہیں۔۔۔۔

"جی۔۔۔۔لیکن میرے نہیں ہیں۔۔۔۔"بہت اطمینان سے اطلاع دی گئی تھی۔ مینا آپی کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا تھا اور مہناز صاحبہ نے گویا کرنٹ کھا کر اس کی چٹیا چھوڑ دی تھی۔

"کیا مطلب۔۔۔۔؟"وہ حیران پریشان سی اس کا منہ دیکھ رہی تھی۔

"عاجزی جی۔۔۔۔عاجزی وانکساری۔۔۔۔کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے ہماری شہزادی جی میں۔۔۔۔ کہتی ہیں، اس میں میرا کیا کمال۔۔۔۔یہ سب تو اللہ کی دین ہے۔۔۔۔اسی حوالے سے کہہ رہی تھیں کہ۔۔۔۔"راکی نے بروقت معاملہ سنبھالا تھا۔

"میرا خیال ہے راکھی کھانے کے لیے بلانے آیا ہے۔ چلیے کھانا کھاتے ہیں۔۔۔۔"مینا آپی نے نواب حسان کی والدہ سے کہا اور ساتھ ہی بڑی عجلت میں سناور کو بازو سے پکڑ کر اٹھایا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"تم اپنے کمرے میں چلو۔۔۔۔میں وہیں آتی ہوں۔۔۔۔"اسے باقاعدہ دھکیلا تھا انہوں نے کمرے کی طرف۔۔۔۔لیکن جب بعد میں وہ خود اس کی خبر گیری کرنے گئی تھیں تو دروازہ اندر سے بند تھا۔ جو رات گئے تک بند ہی رہا تھا۔

☆☆☆

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"میرا خیال ہے کہ تم ممیانے کے بجائے درزی کے ہاں چلے جاؤ تو زیادہ بہتر ہے۔۔۔۔کم از کم دد ا کی پھٹکار سے تو بچ جاؤ گے۔۔۔۔"سناور برآمدے میں کرسی ڈالے اخبار سے منہ چھپائے ستا رہی تھی اور را کی کی بے تکی بکواس سے خاصی تنگ آچکی تھی۔

"اچھا یاد دلایا آپ نے۔۔۔۔اگر عید کے دن تک ان کی نئ شیر وانی نہ سل سکی تو میری شامت آجائے گی۔۔۔۔"

"تمہاری کیوں۔۔۔۔؟"

"بھئ ظاہر ہے انہیں شیر وانی میں پیک تو مجھے ہی کرنا پڑے گا وہ بھی ایسی صورت میں کہ عید کے روز قربانی بھی کی جارہی ہو۔۔۔۔اور آپ کو تو علم ہے کہ دد ا گوشت کے کتنے شوقین ہیں۔۔۔۔"

"را کی۔۔۔۔!ذرا جا کر حسان سے یہ تو معلوم کر آؤ کہ وہ عید کے روز کونسا لباس پہننا پسند کریں گے۔بلکہ اگر ہو سکے تو لباس لے کر آنا تا کہ آج ہی استری کیا جا سکے۔۔۔۔کل تو کچن کے کئ کام نمٹانے ہیں اور پرسوں عید کے روز تو ایسے کاموں کے لیے فرصت

ہی نہیں ملے گی۔۔۔۔"مینا آپی ٹیرس کی گرل سے لگی ہدایت نامہ جاری کر رہی تھیں۔

"کیا مطلب۔۔۔۔؟یہ نواب صاحب اور ان کی والدہ محترمہ عید کے روز بھی یہاں سے نہیں ٹلیں گی۔۔۔۔"

سناور کی ساری سستی اڑنچھو ہو گئ تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ٹلیں گے۔۔۔۔ضرور ٹلیں گے مگر عید منانے اور عید کی شام کو منگنی کرنے کے بعد۔۔۔۔"ایسا اطمینان بھرا لہجہ اور ایسے دھماکہ خیز الفاظ۔۔۔۔سناور ہکا بکا سی اپنی جگہ بیٹھی رہ گئ تھی۔

"یہ۔۔۔۔یہ کیا کہہ رہی ہیں مینا آپی۔۔۔۔؟"بہت دیر بعد حواسوں نے ساتھ دیا تھا۔

"امپاسبل۔۔۔۔ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔؟اس نے دونوں ہاتھوں سے سر کو تھام لیا تھا۔

"نہیں۔۔۔۔میں ابھی امی سے۔۔۔۔"وہ ایک جھٹکے سے اٹھی تھی مگر تخت پر نیم دراز صبی نے فوراً ہی دونوں ٹانگیں اس کے سامنے بچھا دیں تھیں۔

"کوئی فائدہ نہیں۔۔۔۔؟"

"کیا مطلب۔۔۔۔؟"

"مطلب یہ کہ امی حضور تو شکرانے کے آدھے سے زیادہ وظیفے پڑھ چکی ہوں گی، لہٰذا اب آپ کا ان کے پاس جانا بے کار ہے۔۔۔۔"صبی چیونگم چباتے ہوئے بڑے مزے سے کہہ رہا تھا۔۔۔۔اسے ایکدم رونا آگیا۔

"یعنی میری ہی زندگی کے بارے میں فیصلہ کیا جارہا ہے اور مجھ ہی سے پوچھنے کی زحمت نہیں کی کسی نے۔۔۔۔"وہ دھم سے وہیں تکت پہ بیٹھ گئ تھی۔

"بھئ آپ سے پوچھنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔۔۔۔؟سب جانتے ہیں کہ آپ دخترِ مشرق اپنے بزرگوں کے فیصلے پر سر جھکانے میں لمحوں کی دیر نہیں کریں گی اور ان کی رضا میں دل و جان سے راضی ہو جائیں گی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کیوں۔۔۔۔؟میں ٹھیک کہہ رہا ہوں ناں۔۔۔۔؟"اس نے سناور کے جھکے چہرے کو کھوجنے کی کوشش کی۔جواباً سناور بغیر کچھ کہے دونوں ہاتھوں میں منہ چھپا کر سسکنے لگی تھی۔

"ارے۔۔۔۔ارے۔ابھی تو سرف منگنی ہو رہی ہے۔ابھی سے رونا شروع کر دیا۔۔۔۔"

صبی نے زبردستی اس کے دونوں ہاتھ چہرے سے ہٹانے چاہے تو سناور نے بری طرح سے اس کے ہاتھ جھٹک دیے۔

"بات نہیں کرو تم مجھ سے۔۔۔۔"

"ٹھیک ہے نہیں کرتا مگر پتہ تو چلے کہ خوشی میں رو رہی ہیں۔۔۔۔"اس کی آنکھوں سے گرتے موٹے موٹے آنسو دیکھ کر صبی کی جان پہ بن آئی تھی۔

"ایڈیٹ۔۔۔۔خوشی میں رویا جاتا ہے کیا۔۔۔۔/"اس کے رونے میں شدت آگئی۔

"تو کیا آپ دکھی ہیں۔۔۔۔؟مگر کس بات پر۔۔۔۔؟"

یعنی ابھی کوئی بات ہی نہیں ہوئی۔۔۔۔؟یا اللہ یہ کیسے لوگ ہیں۔۔۔۔میرے دکھ کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔۔۔۔"سناور نے لگے ہاتھوں اللہ سے بھی شکوہ کر ڈالا تھا۔

"نہیں۔۔۔۔میں سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔۔۔۔"

صبی نے کہنے کے ساتھ ہی اپنی کوشش کا آغاز کیا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"کیا خاک کوشش کر رہے ہو تم؟ابھی تک تمہیں اتنا ہی معلوم نہیں کہ میں اس بانگڑو نواب سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔"

"بانگڑو۔۔۔۔اور نواب حسان،توبہ کیجئے،توبہ۔"صبی کانوں کو ہاتھ لگاتا اٹھ بیٹھا تھا۔

"ان جیسا!سمارٹ اور ڈیشنگ بندہ آپ کو ڈھونڈے سے بھی نہیں ملے گا۔"

"مجھے ضرورت ہی کیا ہے ان جیسا بندہ ڈھونڈنے کی،اور خدانہ کرے جوان جیسا کوئی دوسرا اس دھرتی پہ موجود ہو۔میری تو جان کو آگیا یہ نواب خاندان۔"سناور رونا بھول کر انہیں کوسنے لگی تھی۔

"ایک وہ آئیں محترمہ مہناز صاحبہ!بجائے اس کے کہ بیٹے کو لے کر یہاں سے کوچ فرماتیں،الٹا خود بھی یہیں ڈیرا ڈال کر بیٹھ گئیں۔اوپر سے منگنے کا شوشہ چھوڑ دیا ہے۔لے کے عید کا مزہ بھی خراب کر دیا۔"

"افوہ۔۔۔۔میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ان میں کمی کیا ہے جو آپ۔۔۔۔"صبی زچ ہو گیا تھا اور سناور کو تو گویا اسی بات پر پر نکلے لگ گئے تھے۔

"کمی ان میں کہاں۔۔۔۔؟کمی تو مجھ میں ہے۔۔۔۔لولی لنگڑی ہوں،اندھی ہوں،بہری ہوں۔جسے کنوئیں میں دھکا دینے کو گھر بھر بے چین نظر آرہا ہے۔اور کچھ نہیں سوجھا تو جھٹ سے عید پہ میری قربانی کا پروگرام بنا لیا لیکن ایک بات میں بھی بتا دوں اگر میری مرضی کے بغیر کئی فیصلہ کیا گیا تو عین عید سعید کی صبح مینارِ پاکستان سے کود کر جان دے دوں گی۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"آخری بات فل والیوم میں کہی گئی تھی تاکہ "ادھر ادھر "اور "اوپر نیچے "سب ہی تک پہنچ سکے۔

"اطلاعاً عرض ہے کہ ساہیوال میں مینارِ پاکستان موجود نہیں۔۔۔۔۔" مینا آپی نے ریکنگ سے جھک کر اسے اطلاع دی تو وہ سلگ گئی۔

"تو ٹھیک ہے نہر میں کود کر بھی مرا جا سکتا ہے۔"

"وہی نہر ناں، جس میں چھوٹے چھوٹے بچے صبح و شام غوطے لگاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ واہ سناور بی بی، مجھے تم سے اسی بہادری کی امید تھی۔ میری جان اس سے زیادہ پانی تو باتھ روم کے ٹب میں موجود ہے، وہیں کوشش کر دیکھو، ہو سکتا ہے بات بن جائے۔"

مینا آپی کا لہجہ بھرپور طنز لئے ہوئے تھا۔ سناور کا دل چاہا وہیں تخت پہ بیٹھے بیٹھے پٹ سے گرے اور اس ظالم دنیا سے کوچ کر جائے۔

"اب خاموش کیوں ہو گئیں چندا! کوئی نیا ارادہ بن رہا ہے کیا؟"

"جی ہاں۔۔۔۔۔ سب سے پہلے تو آپ کو ابھی اور اسی وقت آپ کے سسرال بھجواتی ہوں کہ یہ سارا فساد آپ ہی کا پھیلایا ہوا ہے۔ اس کے بعد دادا جان سے بات کروں گی اور اگر وہ بھی نہیں مانے تو پھر مجھے نواب حسان سے ملنے سے کوئی نہیں روک سکے گا۔" اس کے اٹل ارادے پر مینا آپی خوشی سے چلا اٹھی تھیں۔

"ارے۔۔۔۔۔ یہ ہی تو میں چاہتی ہوں کہ تم بس ایک بار نواب حسان سے مل لو۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"تو ٹھیک ہے، سب سے پہلے میں آپ کی حسرت

پوری کر دیتی ہوں۔ جا رہی ہوں ان سے ملنے، تاکہ حقیقت حال سے باخبر ہو سکیں وہ۔" بالوں میں انگلیاں پھیر کر اس نے ہاتھ جھاڑے اور انیکسی کی طرف چل دی۔ شکن آلود لباس، بال چوٹی اور پراندے سے بے نیاز، پاؤں سے حسبِ عادت غائب چپل غائب، دوپٹہ دائیں کندھے پر اور آدھا زمین پر۔

"ارے، ارے۔۔۔۔۔ پکڑو اسے۔" مینا آپی منہ کھولے اس کا جائزہ لیتے وہنے کے بعد ایکدم ہوش میں آئیں تو چیخ اٹھیں اور ان کی چیخ پر لبیک کہتے ہوئے نازنین اور مہرین بھگدڑ سناور کی طرف بھاگی تھیں، لیکن ان کے پہنچنے سے قبل ہی سناور انیکسی میں داخل ہو چکی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اف! مجھے تو سخت وحشت ہو رہی ہے۔ یہ بھوت کا بچہ بھی سونے نہیں آ رہا ورنہ میں ہی جا کر کن سوئیناں لے لیتی۔" مینا آپی گڈو کو بری طرح تھپک رہی تھیں۔

"بھوت کا بچہ!" کمرے کے بیچوں بیچ چکراتی نازنین نے حیرت سے مڑ کر آپی کو دیکھا۔ اور غالباً ان کی بے تحاشا وحشت کو محسوس کر کے وہ بغیر ان کو ٹوکے دوبارہ چکرانے میں مصروف ہو گئی تھی۔

"مینا آپی! سوئیاں کہاں سے لانی ہیں۔ ہم کو بتائیں، ہم لا دیتے ہیں۔" کمرے میں داخل ہوتے راکی نے مینا آپی کی آخری بات سنی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"چلو جی۔۔۔۔نازی منگواؤاس سے سوئیاں اور سب سے پہلے اسی بدبخت کا منہ سی دو۔" مینا آپی دانت پیس کر رہ گئیں۔

"مجھے تو ہول اٹھ رہے ہیں، پتا نہیں سناور آپی ان سے کس طرح پیش آئیں۔اوپر سے امی بھی حسینی خالہ کے ہاں جا کر بیٹھ گئی ہیں۔ورنہ وہی سناور کو روک لیتیں۔" مہرین کھڑکی سے انیکسی کا جائزہ لیتے لیتے تھک گئی تھی۔

"امی کیسے روک لیتی سناور کو،ان کے پاس کوئی ریموٹ کنٹرول تو نہیں تھا سناور کا۔" مینا آپی پھاڑ کھانے والے لہجے میں بولی تھیں۔

"اگر اس وقت تم دونوں نے ہمت دکھائی ہوتی تو یہ وقت نہ دیکھنا پڑتا۔"

"جی ہاں۔۔۔۔مگر یہ دونوں محترمائیں تو سلو موشن میں بھاگ رہی تھیں۔" صبی نے نازنین اور مہرین کا مضحکہ اڑایا۔

"تو خود بھاگ لیا ہوتا اس وقت تو جناب تخت سے چپک کر رہ گئے تھے۔اور یہ مینا آپی بھی تو تیسری ہی سیڑھی پر ڈھیر ہو گئی تھیں۔۔۔۔اب سارا الزام ہمارے سر پر لگ گیا ہے۔"

مہرین پاؤں پٹختی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔واکی بیچارہ ٹکر ٹکر سب کی شکل دیکھنے لگا کہ درزی کے ہاں جانے کے باعث وہ اس ساری صورتحال سے بے خبر تھا۔پندرہ بیس منٹ گزر گئے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

مینا آپی کی بڑبڑاہٹ دھیمی پڑ گئی تھی۔نازنین چکراتے چکراتے تھک ہار کر صوفے پر گر گئی تھی۔صبی بیڈ پہ اوندھا لیٹا ٹانگیں جھلانے لگا تھا۔تب ہی دھاڑ سے دروازہ کھلا اور ویسی ہی دھاڑ سے بند کر دیا گیا۔کمرے میں بیٹھے سب ہی نفوس بری طرح اچھل پڑے تھے۔اور پھر سناور کو دیکھتے ہی اس کی طرف لپکے تھے۔

"کیا کر کے آئی ہو؟ کہیں کچھ غلط سلط تو نہیں کہہ دیا ان سے۔" مینا آپی متفکر سی اس کے سامنے جا کھڑی ہوئیں۔

"انہوں نے تمہیں دیکھ لیا؟"

"کیا رسپانس دیا؟"

"ناراض تو نہیں ہوئے"/

ان سب نے سوالات کی بوچھاڑ کر دی تھی۔

سناور نے نہایت خاموشی سے ان سب کے سوالات سنے تھے۔پھر ان سب نے سناور کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھی تھی اور اگلے ہی پل گھبرا گئے تھے جب انہوں نے سناور کی مسکراہٹ کو قہقہوں میں ڈھلتے دیکھا۔

"ارے۔۔۔۔رے ط کیا ہوا تمہیں؟" مینا آپی

حیران و تعجب کھڑی تھیں جب کہ سناور کے قہقہے بلند سے بلند تر ہوتے جا رہے تھے۔

"لگتا ہے بہت بے عزتی ہوئی ہے۔" صبی کا اندازہ کچھ کچھ درست ہی لگ رہا تھا۔

"پاگل تو نہیں ہو گئیں، کیوں بلاوجہ ہنسے جا رہی ہو۔" نازنین نے گھسے سے اسے جھنجھوڑا مگر اس کی ہنسی تھی کہ رکنے کا نام ہی نہ لے رہی تھی۔

"یا اللہ یہ تو سچ مچ باؤلی ہو گئی ہیں۔" راکی کے ہاتھ پاؤں پھول رہے تھے۔

"سناور! خدا کا واسطہ ہے، چپ کر جاؤ، بند کرو، یہ جناتی قہقہے ورنہ میرا دماغ گھوم جائے گا۔" مینا آپی کے از حد پریشان لہجے پر سناور نے دوپٹہ منہ میں ٹھونس کر بمشکل خود کو مزید ہنسنے سے روکا اور پھر نڈھال ہوتے ہوئے بیڈ پر گر گئی۔

"سناور! تم نواب حسان سے مل کر آئی ہو۔" اس کی ہنسی تھمتے ہی نازنین نے سوال کیا۔

"نواب حسان!" سناور نے زیرِ لب دہرایا اور پھر کھی کھی کرنے لگی۔

"بس بھی کرو، کیوں خواہ مخواہ دانت نکالے جا رہی ہو۔" اس نے چڑ کر سناور کو ٹوکا۔

"اپنے دانت نکال رہی ہوں، تمہارے تو نہیں نکال رہی نا!" سناور بمشکل سیدھی ہوئی اور دوپٹے سے آنکھوں میں نمی کو صاف کرنے لگی۔

"سناور! جلدی سے بتا دو کہ کیا ہوا؟ میرا تو دل ڈوبا جا رہا ہے۔" مینا آپی کو تو زندگی اور موت کا مسئلہ بنا ہوا تھا۔

"بتا دوں؟" اس نے اجازت طلب نظروں سے انہیں دیکھا۔

"ہاں، جلدی سے پوری بات بتاؤ۔"

"ہوں تو مینا آپی۔۔۔۔۔ بات صرف اتنی سی ہے کہ۔۔۔۔۔ وہ گھڑی بھر کے لیے رکی۔

"کہ۔۔۔۔۔" مینا آپی نے خشک ہونٹوں کو تر کیا۔

"کہ میں اس منگنی کے لیے تیار ہوں۔" سناور نے اتنا کہہ کر چھپاک سے کمرے سے باہر نکل گئی۔ اور کمرے میں بیٹھے تمام افراد اپنی جگہ ہکا بکا رہ گئے تھے۔

"یہ کیا کہہ کر گئی ہے؟" مینا آپی نے حیرت سے نازنین کو دیکھا۔ جو اباً نازنین صبی کا منہ دیکھنے لگی تھی۔

"صبی! کیا تم نے بھی وہی سنا جو میں نے سنا ہے۔"

"پتا نہیں، مجھے تو پہلے ہی اپنی سماعتوں پر شک رہتا ہے۔"

"کیا واقعی سناور باجی اس منگنی کے لیے تیار ہیں۔"

راکی کی حیرت میں خوشگواریت کا عنصر نمایاں تھا۔

"مگر کیوں۔۔۔۔۔؟ کب۔۔۔۔۔؟ اور کیسے۔۔۔۔۔؟

یہ وہ سوال تھے جن کا جواب لینے کے لیے وہ سب سناور کی تلاش میں بھاگ کھڑے ہوئے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

عید کا دن آ پہنچا تھا لیکن یہ معمہ اب تک حل نہیں ہو سکا تھا کہ آخر شہزادی سناور یکایک نواب حسان سے منگنی پر کیسے رضامند ہو گئی، وہ بھی اس قدر خوشی خوشی کہ کل سے مسکراہٹ اس کے ہونٹوں سے جدا نہیں ہوئی تھی۔ بغیر کسی زور زبردستی کے اس نے نہایت اہتمام سے بالوں میں نقلی چوٹی ہی نہیں پراندہ بھی ڈال لیا تھا۔ اور تو اور پان اتنا اچھا بنانے لگی تھی کہ ددا نے ایک ہی دن میں بیسیوں گلوریاں بنوائی تھی اسی سے۔

مینا آپی، نازنین اور مہرین کی حالت البتہ نازک تھی۔ ان سب نے اصل بات اگلوانے کی سر توڑ کوشش کی تھی مگر اس کی خاموشی تھی کہ ختم ہونے میں ہی نہ آ رہی تھی، نازنین اور مہرین نے ناراضگی کے طور پر تمام کاموں سے ہاتھ اٹھا لیے مگر وہ مزے سے سب کام نمٹاتی رہی۔

عید کی صبح سب کے ناشتے کا انتظام اسی نے کیا۔ سب کے کپڑے پریس کرنے اور مہمانوں کو ریسیو کرنے کی ذمہ داری بھی اسی نے نبھائی۔ پھر قصاب آیا۔ بکرا ابھی کٹ گیا اور اگلے چند گھنٹوں میں محلے میں بانٹ بھی دیا گیا۔ راکی اور صبی نے بکرے کی جدائی میں آٹھ آٹھ آنسو بھی بہائے، اور جب دن ڈھلنے لگا

تب نازنین اور مہرین کو مجبوراً ناراضی ختم کر کے اس تک آنا پڑا کہ شام کو منگنی کے فنکشن کی تیاری ظاہر ہے انہیں ہی کرنی تھی۔

"کیا بنا رہی ہو؟" مہرین نے روٹھے روٹھے لہجے میں اس سے دوستی کا آغاز کیا تھا۔

"حسینی کباب۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ہائیں! حسینی خالہ تمہارے ہتھے کب چڑھ گئیں۔" مہرین کی بات پر وہ کھلکھلا کر ہنس دی تھی، جب کہ نازنین جل کر رہ گئی تھی۔

"شرم تو نہیں آتی تمہیں؟"

"نہیں، کیونکہ ترکیب میں کہیں بھی یہ نہیں لکھا کہ حسینی کباب بناتے ہوئے شرمندہ ہونا لازم ہے۔" وہ خاصی ترنگ میں تھی۔ نازنین نے ایک بار پھر کڑے تیوروں سے اسے دیکھا اور پھر ناراضگی سے رخ موڑ لیا۔

"کمال ہے بھئی! ایک تو میری سمجھ میں تم لوگ نہیں آتے۔ جب میں رشتے پر راضی نہیں تھی تب بھی تم لوگوں کو اعتراض تھا، اب راضی ہوں تو بھی سب کے سب خفا، آخر کیا چاہتے ہو تم لوگ؟" اس نے پتیلی میں قیمے کے ساتھ کٹے ہوئے لیموں اور نمک ڈالتے ہوئے کہا تھا۔

"ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ اس کایا پلٹ کی اصل وجہ بتا دو۔" مینا آپی گڈو کا فیڈر بنانے آئی تھیں۔ سناور کی بات سنی تو جھٹ سے مدعا بیان کر دیا۔

"کوئی خاص وجہ نہیں آپی۔۔۔۔۔ بس دخترِ مشرق ہوں ناں؟ والدین کی رضا میں راضی ہونا میرے لیے بہتر تھا۔ سو اب میں تیار ہوں، اور آپ سب کی بھی تو یہ ہی خواہش تھی ناں پھر اب اس خواہش پر عمل درآمد میں تامل کیوں؟" وہ چولہا بند کر کے ان کی طرف پلٹی۔

"لیکن وہ تمام اعتراضات، خدشات، وہ مصنوعی پن سے بے تحاشا اکتاہٹ، ان سب کا کیا ہو گا؟"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"وہ سب بھاڑ میں گیا۔۔۔۔آخر آپ لوگوں نے کچھ سوچ کر ہی یہ ڈرامہ شروع کیا ہو گا ناں؟ سواب میں نے بھی پرواچھوڑ دی ہے۔کل کلاں اگر کچھ ہوا بھی تو

آپ سے مدد لے لوں گی،ہاں البتہ وہاں جا کر خاصی پریشانی ہو گی،سنا ہے دیوان خانہ میں آنے والوں سے بھرا رہتا ہے،دن میں بیس پچیس پان کی گلوریاں ایک وقت میں بنائی جاتی ہیں۔مہمانوں کی تواضع کے لیے سارا سارا دن نعمت خانے میں گھسنا ہو گا۔اللہ،کیسا ہو گا وہ وقت جب پان میرا اوڑھنا بچھونا ہو گا اور نعمت خانہ میری قیام گاہ۔لیکن خیر تب کی تب دیکھی جائے گی۔آپ آج کی فکر کریں،سیخ کباب کا مسالہ تیار کر لیں کیونکہ دادا کو ہمارے ہاتھ کے سیخ کباب کبھی پسند نہیں آتے۔"

وہ طمانیت کا عظیم الشان مظاہرہ کرتی ہوئی کچن سے باہر آ گئی تھی جب کہ وہ تینوں ایک دوسرے کی شکل دیکھ کر رہ گئی تھیں۔

"مینا آپی! بات مجھ سے ہضم نہیں ہو رہی، کہیں ایسا تو نہیں کہ اس دن انیکسی میں سناور اور نواب حسان کی آپس میں ٹکر ہو گئی ہو اور وہ طوفانی قسم کے عشق میں مبتلا ہو گئے ہوں۔"مہرین کے دماغ میں کیڑا کلبلایا تھا۔

"نہیں بھئی،نواب حسان اور ان کی والدہ کی باتوں سے اتنا تو معلوم ہو ہی گیا ہے کہ اس دن سناور انیکسی میں گئی ضرور تھی مگر ان سے ملاقات کیے بغیر واپس آ گئی تھی۔"

"وہ تو ظاہری سی بات ہے کیونکہ اگر اس حلیے میں سناور ان سے مل آئی ہوتی تو آج عید کے دن بکرے کی جگہ ہم اور آپ کٹ رہے ہوتے۔"نازنین نے کباب تلنا شروع کر دیے تھے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"لیکن کوئی نہ کوئی گڑبڑ ضرور ہے۔"مہرین کی سوئی ایک ہی جگہ اٹکی ہوئی تھی۔

"دفع کرو بھئی،مجھے تو لگتا ہے کوئی گڑبڑ نہیں،یہ شروع ہی سے ایسے معرکے انجام دیتی آئی ہے۔لہٰذہ تم لوگ بھی آم کھاؤ،پیڑ مت گنو،ہمارے لیے تو اتنا ہی کافی ہے کہ چلو یہ راضی تو ہوئی ورنی اتنے اچھے رشتے آج کل کہاں ملتے ہیں۔چلو خیر تم لوگ جلدی سے یہاں کا کام نمٹاؤ،میں سناور کو نیا سوٹ دے کر آتی

ہوں پہننے کے لیے۔"

"نیا سوٹ۔۔۔۔؟"نازنین چونک گئی۔

"ہاں بھئی،نواب حسان کی والدہ لے کر آئی ہیں منگنی پہ پہننے کے لیے۔"

مینا آپی بتا کر کچن سے باہر آ گئی تھیں۔گڈو کو فیڈر دے کر امی کے پاس چھوڑا جو آج نیا نکور غرارہ سوٹ پہن کر اپنی جگہ سے ہلنے تک کو تیار نہیں تھیں۔مینا آپی نے لان میں کرسیاں لگاتے راکی کو آواز دے کر کوئلے سلگانے کی ہدایت کی اور پھر سناور کے کمرے میں چلی آئیں۔وہ بیڈ پہ دراز غالباً دن بھر کی تھکن اتار رہی تھی۔

"اب یوں لیٹ لیٹ کر وقت برباد نہ کرو،شام تو ہو چکی ہے۔تھوڑی دیر میں فنکشن شروع ہو جائے گا۔"

"مینا آپی! کیوں پزل کر رہی ہیں۔یہاں کون سا گرینڈ فنکشن ہو رہا ہے۔وہی گھر والے ہی تو ہیں سب،جب دل چاہا اٹھ کر رسم کر لیں گے۔"اس پر کسل مندی سوار تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"خیر اب ایسی بھی کوئی بات نہیں، تصویریں وغیرہ بنیں گی ناں اور پھر نواب حسان بھی تمیں پہلی بار دیکھیں گے۔ ابھی سے ڈھنگ سے تیار ہونا شروع کو گی تو مناسب رہے گا۔ اچھا ہوتا جو کل ایک آدھ گھنٹے کے لیے پارلر ہو آتی۔ لیکن خیر۔۔۔۔۔اب ایسا کرو اپنے آئی بروز کی شیپ تھوڑی درست کو لو، اور ہاں۔۔۔۔۔یہ نیا سوٹ تمہاری الماری میں پڑا ہے اسے نکال دو۔"

مینا آپی نے کہا اور پھر خود ہی نکال کر بیڈ پر پھیلا دیا۔ ہلکے گلابی رنگ کا غرارہ سوٹ تھا جس پر سرخ ریشم کا ہلکا سا کام کیا گیا تھا۔ گلابی رنگ کا خوبصورت سا پراندہ بھی تھا جس کے آخری سروں پر چھوٹے چھوٹے گھنگرو لگے ہوئے تھے۔

مینا آپی نے نقلی چٹیا کھول کر اسے دوبارہ برش سے بنایا تھا اور نہایت احتیاط سے دوبارہ چٹیا کی شکل دے دی تھی۔

"یہ لو۔۔۔۔۔سب چیزیں تیار ہیں۔۔۔۔۔خوب اچھا سا

میک اپ کرنا اگر کہو تو نازنین کو بھیج دوں تمہارے پاس۔۔۔۔۔"انہوں نے جاتے جاتے پوچھا۔

"نہیں آپی۔۔۔۔۔! میں خود ہی تیار ہو جاؤں گی۔"اس نے فوراً منع کر دیا تھا۔

"چلو اچھی بات ہے۔ میں ذرا کچن میں ہو آؤں۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گئی تھیں۔ ان کے جانے کے بعد سناور ایک طویل سانس لے کر اٹھ بیٹھی تھی۔ ایک نظر سوٹ پر ڈالنے کے بعد اس نے پراندہ ہاتھ میں لے لیا تھا اور اس کے گھنگروؤں کو دیکھنے لگی تھی۔

لان آباد ہوتے ہی جیسے سرمئی شام کی رونق میں اضافہ ہو گیا تھا۔ لان کے عین وسط میں صوفہ رکھ کر نواب حسان اور سناور کے لیے نشست کا اہتمام کیا گیا تھا، یہیں دونوں طرف کے بزرگوں نے انہیں انگھوٹیاں پہنانی تھیں۔ صوفے کے سامنے میز پر رکھے گلدان میں مہرین نے لمبی ٹہنیوں والے گلاب سجا دیے تھے۔ صوفے کے عین سامنے دائیں بائیں طرف گول میزوں کے ارد گرد کرسیاں بھی دائرے کی شکل میں رکھی گئی تھیں۔ ان ہی کرسیوں میں سے ایک پر نواب حسان خاصے سنجیدہ و رنجیدہ انداز میں بیٹھے ہوئے تھے کہ انتہائی کوشش کے باوجود بھی وہ اپنی والدہ محترمہ سے منگنی سے پہلے سناور کو دیکھنے کی ضد نہیں منوا سکے تھے۔ ان سے ذرا فاصلے پر سناور کی امی اور مہناز بیگم تخت سنبھالے اپنے اپنے خاندان کی شرافت و نجابت کے قصیدے پڑھنے میں مصروف تھیں۔ مہرین اور نازنین ان سب سے کافی دور چہل قدمی کرتے ہوئے خوش گپیوں میں مصروف تھیں۔ ان کی دبی دبی ہنسی کی آوازیں البتہ وقفے وقفے سے سب کو سنائی دے جاتی تھیں۔

اور ان سب سے بے نیاز دداحضور لان کے انتہائی دائیں طرف زیر وانی اتارے، کرتے کے بازو چڑھائے کوئلوں پر کباب بھوننے کی تیاری کر رہے تھے۔ فضا میں دہکتے کوئلوں اور مسالے دار کبابوں کی خوشبو اکثریت کے صبر و ضبط کا امتحان لے رہی تھی۔ مگر افسوس کہ مینا آپی کے سوا باقی سب کا ان کے پاس جانا

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ممنوع قرار دیا جا چکا تھا۔ذرا دیر بعد مینا آپی بھی سیخوں میں کباب پرونے کے بعد وہاں سے چلی آئی تھی۔راکی اور صبی تو کوئلے دہکانے اور گوشت بانٹنے کے بعد بقول مہرین خاصے "میلے کچیلے" ہو چکے تھے،لہٰذہ وہ دونوں پہلی فرصت میں نہادھو کر سفید براق کرتا پاجامہ پہنے جمے جمائے بالوں کے ساتھ نواب حسان کے پاس آبیٹھے تھے۔

"کیا بات ہے صبیح الحسن۔۔۔۔آپ آج کافی خاموش دکھائی دے رہے ہیں؟"نواب حسان صبی کی غیر معمولی خاموشی نوٹ کیے بغیر نہ رک سکے تھے۔

"بس حضور! کیا بتائیں،ایسا گھاؤ دیا ہے اس نے ہمیں،کہ جینے کی صورت دکھائی دیتی ہے نہ موت کی آغوش میں قرار آتا ہے۔"ایسا گھائل کر دینے والا انداز تھا کہ نواب حسان پریشان ہو ٹھے تھے۔

"کس کی بات کر رہے ہیں آپ؟"

"بکرے کی۔۔۔۔"صبی سے پہلے راکی نے ٹھک سے جواب دیا تھا۔

"بکرے کی۔۔۔۔؟"نواب صاحب کی حیرت بجا تھی۔

"جی ہاں۔۔۔۔وہی بکرا جو کئی گھنٹے قبل کٹ اور بٹ چکا ہے۔۔۔۔اور جس کے کباب تھوڑی دیر بعد ہم اور آپ نوش فرمائیں گے۔۔۔۔"راکی نے نہایت اہتمام سے فضا میں کبابوں کی خوشبو کو محسوس کیا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ایسی عظیم جدائی کا صدمہ دیا ہے اس نے کہ۔۔۔۔راتوں رات شاعر ہو گئے ہم تو۔۔۔۔"صبی کی سرد آہ پر وہ دونوں ٹھٹھر کر رہ گئے تھے۔

"کیا واقی؟"یہ انکشاف نواب کے ساتھ ساتھ راکی پر بھی ہوا تھا۔

"سو فیصد واقعی حضور،کہیے تو نمونہ پیش کروں۔"

جھٹ اجازت طلب کی گئی تھی۔

"ارشاد۔۔۔۔ارشاد۔۔۔۔"

"ہائیکو عرض کر رہا ہوں،ابھی رات ہی بنائی ہے۔"

صبی نے بال سنوارتے ہوئے ہائیکو عرض کی تھی۔

رات بھر کھڑکی کے باہر

بولتا رہا

ایک بکرا

"یہ کیا ہے صاحب۔۔۔۔؟"نواب حسان نے خاصی سنجیدگی سے پوچھا تھا۔

"ہائیکو ہے جناب۔۔۔۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اوہ۔۔۔۔اچھا۔۔۔۔اچھا۔۔۔۔میں سمجھا شاعری ہے۔واہ بھئی بہت خوب۔"نواب حسان کی داد پر

صبی کا چہرہ کھل اٹھا تھا۔

"دوسری ہائیکو پیش خدمت ہے ذرا توجہ کیجیئے۔"

صبی کھنکھارا تھا۔

بھورے بالوں اور غزالی آنکھوں والا

میں نے دیکھا

ایک بکرا

"ماشاءاللہ۔۔۔۔کیا خوبصورت بکرا ہے،غالباً یہ وہی بکرا تھا جو رات بھر کھڑکی سے باہر بولتا رہا تھا۔"

نواب صاحب جھومتے ہوئے اندازہ لگا کر بولے۔

"ہاں بالکل۔"

"تو پھر وہ شاعری کہاں ہے جو آپ نے رات کو بنائی تھی۔"

"کیا مطلب"/

صبی کی آنکھیں نکل آئیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"مم۔۔۔۔میرا مطلب ہے ایسی شاعری تو میں یہاں بیٹھے بیٹھے بنا سکتا ہوں۔"

"بہت خوب۔۔۔۔تو بنایئے ذرا۔۔۔۔"صبی نے راکی کے دعوے کو چیلنج کیا تھا۔

"ٹھیک ہے،ذرا سنیئے۔"راکی نے باقاعدہ لہک کر اپنی شاعری کا آغاز کیا تھا۔

"ہرنی جیسی آنکھیں

لہروں جیسی زلفیں

"واہ۔۔۔۔واہ۔۔۔۔"آغاز شاندار تھا،نواب صاحب داد و تحسین دیئے بغیر نہ رہ سکے۔جب کہ صبی پہلو

بدل کر رہ گیا تھا۔

"شکریہ۔۔۔۔شکریہ عض کیا ہے۔۔۔۔"راکی پوری طرح پھیل چکا تھا۔

ہرنی جیسی آنکھیں

لہروں جیسی زلفیں

قدلیلیٰ کے مجنوں سا

رنگت رانجھے جیسی

اسے دیکھ کے کہتا ہوں

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اے کاش!

اے کاش تکھے رب نے

بکرا نہ بنایا ہوتا

راکی کی نظم تمام ہوئی تو حاضرین سکتے کے عالم میں تھے۔نہ واہ واہ کی آواز بلند ہوئی نہ کسی نے آگے بڑھ کر تھپکی دی۔راکی نے ڈرتے ڈرتے آنکھیں کھول کر صبی اور نواب حسان کی طرف دیکھا جو ٹکٹکی باندے اسے گھور رہے تھے۔

"کیا ہوا؟"

"کچھ نہیں لیکن اسے سن کر معلوم ہوا کہ یہ شاعری واقعی بنائی گئی ہے۔"نواب صاحب نے ایسے دل گیر انداز میں کہا کہ راکی سر کھجا کر رہ گیا تھا۔اور صبی نے مسکراہٹ چھپانے کے لئے رخ موڑ لیا تھا۔

"مہرین! جاؤ بھئی سناور کو یہیں لے آؤ، بیچاری شرم کے مارے اپنے کمرے میں گھسی بیٹھی ہے۔"امی کی آواز پر نواب حسان نے قدرے سکون کا سانس لیا تھا،(کسی کو خیال تو آیا(

مہرین فوراً اٹھ کر چلی گئی تھی۔سناور غالباً کپڑے چینج کر رہی تھی۔بند دروازے سے ہی مہرین کو لوٹا دیا تو وہ دوبارہ چلی آئی جہاں ہر فرد اپنے سامنے سلاد، رائتہ، پودینے اور املی کی چٹنی۔۔۔۔۔رکھے سیخ کباب اور کلیجی کے کبابوں کا بے صبری سے انتظار کر رہا تھا اور دد اتھے کہ جی بھر کر صبر آزما رہے تھے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"کمال ہے اتنی دیر۔۔۔۔۔؟"نواب حسان اکتائے اکتائے لگ رہے تھے۔

"کس میں۔۔۔۔۔"صبی چونکا۔

"آنے میں۔۔۔۔۔"

"کس کے آنے میں؟"

"سنا۔۔۔۔۔مم۔۔۔۔۔میرا مطلب ہے کبابوں کے آنے میں، خوشبو تو بہت اچھی آرہی ہے۔"

وہ بروقت سنبھلے تھے پھر صبی تو دد اکی طرف چلا گیا مگر ان کی نگاہیں برآمدے کے آس پاس بھٹکنے لگیں جہاں سے کسی بھی وقت سناور برآمد ہو سکتی تھی۔

"افوہ! بھئی اب آ بھی چکو۔"وہ سلاد کے پتے دانتوں سے کترنے لگے۔شام کے سرمئی رنگ میں سیاہ رنگ گھلنے لگا تھا۔اس ملگجے اندھیرے میں راکی لان کی تمام لائٹس آن کر رہا تھا۔ہوا مین ہلکی سی ٹھنڈک سے محظوظ ہوتے ہوئے نواب حسان نے یونہی سر اٹھا کر سامنے دیکھا تھا اور پھر اگلے ہی لمحے ان کے نگاہوں کے ساتھ ساتھ دل و دماغ پر بھی بجلی چمک گئی تھی۔

وہ جو کوئی بھی تھی، بے حد خوبصورت تھی۔ایک لمحے کے لئے نواب صاحب اپنی جگہ ساکت سے رہ گئے تھے کیونکہ وہ لڑکی اجنبی اور اس کا حلیہ اس ماحول سے قطعاً مطابقت نہیں رکھتا تھا۔وہ ڈارک میرون شوڑی دار

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

پائجامے اور فراک میں ملبوس تھی۔ بڑا سا دوپٹہ اسٹائلش انداز سے اوڑھا گیا تھا۔ تراشیدہ بال کندھوں تک لہرا رہے تھے اور وہ نہایت اعتماد سے قدم اٹھاتی لان کی طرف آ رہی تھی۔

"ہائے میں مر گئی۔"

"اوہ نو!۔۔۔۔۔ یہ کیا کیا اس نے۔"

"اف۔۔۔۔۔ بے عزتی۔۔۔۔۔"

"یہ کون ہیں؟" نواب حسان اپنے اطراف سے اٹھتی آوازوں سے بے نیاز ہو کر صبی سے پوچھ رہے تھے۔

"یہ۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔۔۔ سناور کی دوست ہیں۔۔۔۔۔ نہیں خود سناور۔۔۔۔۔ لیکن نہیں۔۔۔۔۔ معلوم نہیں۔۔۔۔۔" صبی جانے کیوں ہکلا رہا تھا۔

"بہن۔۔۔۔۔! یہ شہزادی سناور اس کے بالوں کو کیا ہوا؟" مہناز بیگم پوچھ رہی تھیں مگر بہن صاحبہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ لان پھٹے اور وہ اس میں سما جائیں۔

مینا آپی تو مٹی کا مادھو بنی بیٹھی تھیں۔ حیران پریشان سی نازنین نے مینا آپی کو متوجہ کرنے کے لئے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ اسی کی گود میں لڑھک گئی تھیں۔ مہرین کا رنگ بھی پھیکا پڑ چکا تھا اور راکی چوکنا انداز میں میز کے قریب کھڑا تھا تاکہ بوقتِ ضرورت اس کے نیچے گھس سکے۔

"السلام علیکم!" سناور کے سلام کا جواب کہیں سے بھی نہیں آیا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اور میں ہوں شہزادی سناور، اپنے اصلی اور حقیقی روپ کے ساتھ۔" اس نے لمحہ بھر کے لیے نواب حسان کی آنکھوں میں جھانکا تھا۔

"مصنوعی پن کا کھیل کھیلتے کھیلتے میں اکتا گئی تھی، اسی لیے آج خود اپنی شخصیت کے ساتھ آپ سب کے سامنے چلی آئی۔ یقیناً آپ سب کو حیرت ہو رہی ہے مگر میں دوغلے پن کی انتہاؤں کو نہیں چھونا چاہتی، اسی لیے آج اتنی ہمت کر ڈالی۔" وہ بہت اطمینان سے ایک کرسی سنبھال کر بیٹھ گئی تھی۔ نواب حسان چند قدم آگے آ کر جانچتی نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔ امی مرجھائے سے انداز میں تخت پر بیٹھ چکی تھیں۔

"یہ ٹھیک ہے کہ میں نواب خاندان سے تعلق رکھتی ہوں اور مجھے اس پر فخر بھی ہے لیکن یہ بھی یاد ہے کہ ہم اکیسویں صدی میں سانس لے رہے ہیں۔ وہ بہت سی روایات جو کئی سو سال قبل نواب خاندان کی پہچان سمجھی جاتی تھیں آج انہیں اپنے ساتھ لے کر چلنا ممکن نہیں۔

ہم پان نہیں کھائیں گے۔ غرارہ نہیں پہنیں گے۔ غیر ضروری رسومات پر عمل درآمد نہیں کریں گے۔ تو بھی ہمارا خاندانی عزّت و وقار میں کوئی کمی نہیں ہو گی کیونکہ بفضل خدا ہمارے بزرگوں کی تعلیم و تربیت سے ہمارے اخلاق و اقدار میں وہ شائستگی موجود ہے جو کسی اچھے انسان میں ہونی چاہیئے۔ اور مہناز آنٹی۔۔۔۔۔! منگنی کا جو سوٹ آپ لے کر آئی تھیں۔ جوں کا توں پڑا ہے۔ میں نے اسی لیے نہیں پہنا کہ ہو سکتا ہے وہ میرے لیے نہ ہو۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اپنی بات ختم کر کے وہ کلائیوں میں پڑی چوڑیوں سے کھیلنے لگی۔ماحول پر سنّاٹا جوں کا توں موجود تھا۔نواب حسان اور مہناز بیگم حیرت کے باعث اور باقی افراد شرمندگی کے باعث ساکت تھے۔کتنے ہی لمحے یونہی گزر گئے۔تب سناور اس طویل اور بے معنی خاموشی سے اکتا کر اٹھ کھڑی ہوئی مگر ابھی وہ کوئی قدم اٹھانہ پائی تھی کہ نواب حسان اس کے سامنے آ کھڑے ہوئے اور بغور اسے دیکھنے لگے۔

"تو آپ وہ نہیں جو نظر آتی تھیں؟"چند لمحوں بعد ان کی آواز گونجی تھی۔

"جی ہاں۔۔۔۔!"اس نے سر اٹھا کر غلطی تسلیم کی۔

"والدہ محترمہ۔۔۔۔!یہ لڑکی مجھے پسند نہیں۔"ان کی بات سن کر سناور کا رنگ اڑ گیا تھا اور باقی سب کا سانس رک گیا تھا۔

"بلکہ بہت پسند ہے۔"نواب حسان نے اپنا ادھورا جملہ مکمل کیا تھا اور پورا الان مختلف قسم کی چیخوں سے گونج اٹھا تھا۔سناور نے طویل سانس لیتے ہوئے سر اٹھا کر دیکھا۔نواب حسان کی آنکھیں اندرونی خوشی سے جگمگا رہی تھیں۔

"مجھے میرا آئیڈیل مل گیا ہے۔اوہ یس۔۔۔۔یو آر مائی آئیڈیل۔۔۔۔"نواب حسان کسی نوعمر بچے کی طرح چلائے تھے اور پھر برق رفتاری سے مہناز بیگم کی طرف مڑے تھے۔

"ماما۔۔۔۔!میں آپ کی خوشی میں بخوشی راضی ہوں،لہٰذا جو کام آپ کے ہاتھوں سرانجام ہونا تھا۔وہ کام اب نواب حسان اعظم بذات خود سرانجام دیں گے۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

انہوں نے چہکتے ہوئے اپنی والدہ کے ہاتھ سے انگوٹھی لی تھی اور لمحے بھر مین پلٹ کر سناور کا ہاتھ تھام لیا تھا۔

"ارے۔۔۔۔ارے۔۔۔۔"وہ ایک دم بوکھلا گئی تھی۔

"جتنا تنگ کرنا تھا،آپ کر چکیں،اب آپ کی کوئی

بات نہیں سنی جائے گی۔۔۔۔مگر ہاں۔۔۔۔"وہ ایک لمحے کو خاموش ہو گئے۔

"میں نے یہ تو پوچھا ہی نہیں کہ میں بھی آپ کو پسند ہوں کہ نہیں۔"

)اللہ رے مصیبت)وہ گڑبڑا سی گئی۔نواب حسان کے ہاتھوں میں اس کا ہاتھ ہلکا سا کپکپایا تو انہیں اپنے سوال کا جواب خود بخود مل گیا۔

"یاہو"کا نعرہ لگاتے ہوئے انہوں نے پرجوش انداز میں انگوٹی اس کی انگلی میں ڈال دی تھی،صبی کا کیمرہ کتنی ہی دیر سے اس لمحے کے انتظار میں تھا۔

دداصور تحال کو جانچ کر جھٹ پٹ کبابوں پ جھک گئے تھے۔امی اور مہناز آنٹی تخت پر سر جوڑے مسکرا رہی تھیں۔مینا آپی منہ پھاڑے،آنکھیں پھیلائے حیران کھڑی تھیں۔ان کے عقب میں راکی دھمال ڈال رہا تھا۔نازنین اور مہرین بے تحاشا مسکراتے ہوئے انگھوٹی پر نظریں جمائے کھڑی تھیں۔نواب حسان کی محبت لٹاتی نگاہیں سناور کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔اور سناور کے چہرے پر پھیلی مدھر مسکان۔صبی کا کیمرہ چند سیکنڈ میں ان خوشگوار لمحات کو ہمیشہ کے لیے قید کر گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی "مبارک سلامت"کا دور شروع

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ہو گیا تھا اور منہ میٹھا کرنے کے بجائے سب کے سب دادا کے بنائے گئے کبابوں پر ٹوٹ پڑے تھے اور سناور اپنے ہاتھ میں دمکتی انگھوٹی ہر نظریں جمائے سوچ رہی تھی۔

"معلوم نہیں ہم لوگ روپ بہروپ کا کھیل کھیلتے خود کو کہاں تک دھوکا دیتے۔۔۔۔۔اگر اس روز انیکسی میں نہ چلی گئی ہوتی۔۔۔۔۔"وہ منظر اس کی آں کھوں کے سامنے گھوم رہا تھا جب وہ طیش کے عالم میں انیکسی کی طرف گئی تھی مگر نواب حسان کے کمرے میں داخل ہونے سے قبل چند باتوں نے اسے چونکا دیا تھا۔یہ نواب حسان تھے جو سخت اکتائے ہوئے انداز میں کہہ رہے تھے۔

"فار گاڈ سیک ماما! میں تنگ آ گیا ہوں اس ساری سچویشن سے۔۔۔۔۔ان کھسوں میں میرے پاؤں سکڑنے لگتے ہیں اور میریا جامے میں بندٹانگیں جینز کو ترس گئی ہیں۔آپ۔۔۔۔۔جناب۔۔۔۔۔آداب کرتے کرتے میری زبان تھک گئی ہے۔وقت بے وقت محاورے بول بول کر میں چکرا گیا ہوں اور میرے کان مشاعروں کی ریکارڈنگ سن سن کر تھک چکے ہیں۔۔۔۔۔میں میر اور غالب کو مزید نہیں پڑھ سکتا میری آں کھیں شیکسپیئر اور ہارڈی کو پڑھنے کے لئے بے تاب ہیں۔میری کھڑکی کے باہر ادھ کھائے پانوں کا ڈھیر لگ چکا ہے اور یہ گھر۔۔۔۔۔مجھے لگتا ہے اس حویلی نما گھر میں چند بدروحیں جو سفید لباس میں یہاں سے وہاں بے آواز قدموں سے چلتی پھرتی ہیں۔جو سوچ سوچ کر ہنستی ہیں اور جن سے کوئی غلطی سرزد نہیں ہوتی۔۔۔۔۔یوں لگتا ہے جیسے وہ مسمریزم کی کیفیت میں حرکت کرتی ہیں۔۔۔۔۔ایک بنے بنائے سانچے میں ڈھلی ہوئی لڑکیاں۔۔۔۔۔اونو ماما!۔۔۔۔۔میں کسی روبوٹ نما لڑکی سے شادی نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔مجھے ایک جیتی جاگتی، ہنستی کھیلتی، زندگی سے بھرپور لڑکی چاہیئے۔یہ بوبوٹائپ شہزادی سناور میرے ساتھ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

بالکل سوٹ نہیں کرتی جو من من کر بولتی ہو۔۔۔۔۔اور ہمہ وقت ڈری سہمی سی اپنے دوپٹے کی پناہ میں چھپی رہتی ہو۔۔۔۔۔اور پھر اگر میں آپ کی بات مان بھی لوں۔۔۔۔۔تو کیا یہ اس پر ظلم نہیں ہو گا جب اسے حقیقت معلوم ہو گی۔۔۔۔۔سو پلیز۔۔۔۔۔آپ آج ہی ان لوگوں کو بتا دیں کہ ہم کاندانی نواب تو ہیں مگر نوابوں کی یہ "ظاہری خصوصیات" ہم میں مفقود ہیں۔۔۔۔۔اور ان کی آمد پر جو پاندان، خاصدان اور چاندنیاں بچھائی گئی تھیں وہ سب کرائے کی تھیں۔ہمارے گھر میں دیوان خانہ نہیں ڈرائنگ روم ہے۔نعمت خانہ نہیں باورچی خانہ ہے اور ہم بھی ویسی ہی زندگی گزار رہے ہیں جیسے باقی سب لوگ۔۔۔۔۔اور یہ بھی کہ ہم اپنے شاہانہ اطوار اپنی جاگیروں کے ساتھ ہندوستان میں ہی چھوڑ آئے تھے۔"

"ڈونٹ بی سلی۔۔۔۔۔تمہیں معلوم ہے یہ سب کے سب کتنے اچھے لوگ ہیں۔۔۔۔۔ایسے خاندانی لوگ تو ڈھونڈے سے بھی نہیں ملتے اور سناور۔۔۔۔۔وہ لڑکی تو مجھے اتنی پسند ہے کہ بس۔۔۔۔۔"

مہناز آنٹی کی بات پوری ہونے سے قبل ہی وہ انیکسی سے واپس لوٹ آئی تھی اور اصل صورتحال جاننے کے بعد ہی اس منگنی پر رضامند ہو گی تھی۔

"اے تم ابھی سے کہاں کھو گئیں۔۔۔۔۔ابھی تو نواب صاحب سامنے بیٹھے ہیں۔۔۔۔۔"نازنین نے اسے ٹہوکا دیا تو وہ چونک سی گئی۔سب لوگ خوش گپیوں میں مصروف ہو گئے تھے اور اندھیرا پوری طرح پھیل چکا تھا۔

"خوش ہونا۔۔۔۔۔/"مینا آپی اس کے چہرے کو کھوج رہی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ہوں۔۔۔۔۔" وہ خود کو دو گہری نگاہوں کے حصار میں محسوس کرتے ہوئے مسکرا دی تھی۔

"اور کون کہتا ہے کہ حقیقت بہت تلخ ہوتی ہے۔ بعض اوقات اس کے برعکس بھی تو ہوتا ہے ناں۔"

وہ چہروں پہ جھلملاتی روشنیوں کو دیکھ رہی تھی اور اس حقیقت کو بھی جو بہت ہی خوبصورت مستقبل کا پیام بن کر اس کے سامنے کھڑی تھی۔

"ایک انسان کی ذات ہی اس کا اصل تشخص ہے۔ جسے چھپانے کی کوشش کی جائے تو سراسر نقصان ہوتا ہے۔۔۔۔۔ تھینک گاڑ۔۔۔۔۔ میں کسی بھی نقصان سے بچ گئی۔۔۔۔۔ اس نے سر اٹھا کر آسمان پہ چمکتے چاند کو نظر بھر کر دیکھا تھا اور پھر سب کے ساتھ کباب اڑانے میں مصروف ہو گئی تھی۔

ختم شد